U63036 .Date- 26-12-08

Title - MEEZANUL HAQ

Creator - Fazal Ahmad Taskheer.

Publisher - Mātba Noami Maijtabai (Delhi).

Date - 1311 H

Pages - 72

Subjects - Ahadees; Tafaseer.

قال الشافعی الناس کلہم عیال ابی حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی الفقہ

میزان الحق

من تصنیف حقیر قاضی فضل احمد بن قاضی الہ دین صاحب المتخلص بہ تسخیر ساکن قصبہ
شاہ پور ضلع گورداسپور

برد رسالہ حق المیزان تصنیف سید قطب شاہ صاحب غیر مقلد ساکن موضع گیلن
علاقہ تھانہ حجرہ ضلع منٹگمری

حسب فرمایش مصنف رسالہ ہذا

سنہ ۱۳۱۱ھ

در مطبع نامی مجتبائی واقع دہلی سنہ ۱۳۱۱ھ باہتمام مولوی محمد عبدالاحد صاحب طبع ہوا

فہرست مضامین کتاب میزان الحق مع صف

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ

میزان الحق

حصۂ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وذریاتہ اجمعین اما بعد عاصی پرتقصیر قاضی **فضل احمد بن حضرت قاضی الہ دین** صاحب ساکن شاہپور ضلع گورداسپور متخلص بہ تسخیر … نقشبندی خدمت میں برادران اہل سنت وجماعت خصوص مقلدان حنفی المذہب کے عرض پرداز ہے … ایام ماہ شوال سنہ … ہجری میں ایک رسالہ بنام **حق المیزان** تصنیف سید قطب شاہ غیر مقلد … ڈھبولی تھانہ آدم پور ضلع جالندھر حال موضع گھسلن تھانہ حجرہ ضلع منٹگمری (جن کی لیاقت علمی … مسائل کے قربان) دیکھا گیا۔ جہال کو عموماً اور باشندگان موضع ڈھبولی کو خصوصاً خوش کرنیکے … نے بہت عرقریزی کی ہے اور جانفشانی آپ کی ایسی ہوئی کہ مجھ جیسے نالائق کو جرأت رد ہوئی … اجمالاً مکرر اور پھر مفصلاً ترتیب وار عرض کرتا ہوں منصف مزاج کے لیے اشارہ کافی ہے انتہی

مطبوعہ مطبع قیصری جالندھر سنہ ۱۳۰۶ ہجری ۱۲

نثر کا جواب نثر میں اور نظم ہندی کا رد نظم ہندی میں کیا گیا اور نام اس کتاب کا **میزان الحق** رکھا۔ خدا تعالیٰ بطفیل حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول فرماوے آمین آمین

۱	**شروع جواب**	

اول رسالہ کا نام "حق المیزان" رکھا ہے۔ جس سے انکی صرف نحو کا ستیاناس ہو جاتا ہے ایک ادنےٰ طالب علم بھی جان سکتا ہے کہ آپ کی ترکیب مضاف و مضاف الیہ کیا عمدہ موزوں ہے گویا آپ نے فصاحت علماء فصحاء بلغاء عرب و عجم کو ختم کر دیا۔ اور تمام اہل علم کی صرف و نحو کے برخلاف اپنے رسالہ کا نام "حق المیزان" رکھدیا۔

دوم ابتدا کے صفحہ پر آپنے دعوے کیا ہے کہ یہ کتاب قرآن و حدیث کے مطابق تقلید کے بارے میں لکھی گئی۔ یہ بات بھی آگے چلکر صاف ہو جاوے گی کہ آپ کی تابعداری حدیث اور قرآن میں برائے نام ہے۔

سوم شروع رسالہ کے صفحہ ۲ کے حاشیہ پر آپنے اسم مبارک حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کبار درج کیا ہے۔ صرف اسطرح پر لکھا ہے اور "محمد رسول اللہ" حضرت کے نام مبارک پر درود شریف نہیں لکھی۔ آپکا دعوے ہو کہ تابعدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ یعنی بڑا بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا جاؤں میں پاس اُسکے اور نہ درود بھیجے مجھپر۔ دوسری حدیث شریف میں اسطرح پر آیا ہے کہ فرمایا

سلہ حق کی اضافت میزان کی طرف سفیہ معنی صحیح نہیں کما لا یخفی ۱۲ سلہ حدیث شریف البخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ قریب الی النار (یعنی بخیل خدا تعالیٰ اور جنت سے دور ہے اور دوزخ کے نزدیک ہی) مثنوی بخل درخت سر برآورده ز بلکہ در دوزخ [illegible] رو بجنت و اکثر بسوئے بخیل ⁂ بستہ بہ افتادہ زیر پائے بخیل ⁂ [illegible]

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ یعنے خاک میں بھرے ناک اُس شخص کی یعنے خوار و ہلاک ہو " جو ذکر کیا جاؤں میں اُسکے پاس اور نہ بھیجے درود مجھپر۔ یہ ہر دو حدیث جامع ترمذی اور حصن حصین میں ہیں۔ اور حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب جذب القلوب میں اسطرح پر لاتے ہیں **حدیث شریف** فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَا دَامَ اِسْمِيْ فِي الْكِتَابِ یعنے جو شخص درود بھیجتا ہے مجھپر کتاب میں "لکھنے میں" تو ہمیشہ فرشتے اُسکے واسطے استغفار کرینگے جب تک کہ میرا نام کتاب میں رہیگا۔ اسپر نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص کاغذ کی بخیل کی جہت سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں لکھتا تھا اُسکا ہاتھ سڑکر گر گیا اور ایک اور تھا کہ صرف صلے اللہ علیہ لکھتا تھا اور وسلم اُسکے ساتھ نہیں ملاتا تھا اُسکو خواب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے عتاب ہوا کہ چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رہتا ہے یعنی لفظ وسلم میں چار حروف ہیں اور ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہیں پس اس حساب سے چالیس نیکیاں ہوئیں۔ اور انہی قبیل سے ہے جو رموز و اشارات پر اکتفا کرتے ہیں چنانچہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہہ صرف ص م یا صلعم یا صم لکھتے ہیں اور علیہ السلام کی جگہہ عم یا ضم یا دم کرتے ہیں انتہی ملخصًا صفحہ ۲ سطر ۲ جذب القلوب اردو مطبع نولکشور۔ اب احادیث مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہو گیا کہ سید قطب شاہ صاحب مصنف حق المیزان مستحق و مصداق اس وعید کے ہیں۔ یعنے خوار و ذلیل حاسد و بخیل ہیں۔ دعوے یہ ہے کہ ہم اہل سنت و جماعت ہیں اور تابعداری رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ہے کہ اُنکے نام مبارک پر درود شریف تک لکھنا جائز نہیں رکھا۔ گویا یہ انکار احادیث اُنکا بغرور دماغ ہے۔ پس ایسے شخص کے قول و فعل پر کوئی اعتبار نہیں علیٰ ہذا القیاس حضرات اصحاب کبار رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے نام پر بھی کوئی کلمہ تعظیمیہ نہیں لکھا ہے تو شاید آپنے بخیال ناقص خود بہت درست کیا۔ جب کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر درود شریف کا بھیجنا

گوارا نہیں رکھا تو اصحاب کبار پر بطریق اولے ناجائز ٹھیرا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

چہارم اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماے مبارک کو حاشیہ پر اسطرح درج کیا ہے۔ ابابکر صدیق اللہ۔ عثمان غنی۔ حضرت عمر بن خطاب۔ حضرت شاہ مردان۔ یہ بہت احسن تھا۔ کہ ان حضرات کے نام کے ساتھ کلمۂ تعظیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا جاتا۔ مگر آپ کی تہذیب اور ادب بحق بزرگان دین ایسی ہی ہے جس سے بجاے محبت کے بغض اور عداوت نمایاں ہے۔ اور معلومات آپ کی یہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام تحریر کیا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد دوسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حالانکہ یہ بات اہلسنت وجماعت کے مذہب کے برخلاف ہی اس امر کو ایک جاہل آدمی بھی (جسنے پکی روٹی بھی پڑھی ہو) جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد دوسرے خلیفہ برحق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ واہ سبحان اللہ آپ کی علمیت۔

پنجم بعد اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کا تحریر کیا ہے کوئی کلمہ تعظیمی انکے نام پر نہیں لکھا۔ اور حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نام تک درج نہیں کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اہلبیت سے بھی سخت عداوت ہی کہ انکا نام لکھنا بھی منظور نہیں اور نہ اچھا سمجھا گویا محبت اہل بیت (جو بموجب احادیث صحیحہ اہل سنت وجماعت کا دین وایمان ہے) انکے دلمیں ذرہ بھر بھی نہیں ہے اس سے بھی ثابت ہی کہ آپ بموجب اپنے دعوے ادعاے کے اہل سنت وجماعت میں سے نہیں ہیں شاید یہ غرور ہو کہ ہم بھی بنے بناے سید ہیں اور حسب عقائد انکے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے بڑے بھائی ہیں[۱] تو حضرت امامین حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما انکے بھی نواسے ہوئے۔ تو بجاے انکے محبت اور ادب کے نواسوں کیطرف سے تعظیم اور تکریم ہونی چاہیئے۔ نعوذ باللہ منہا۔

---

[۱] دیکھو کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۶ سطر ۵ مطبوعہ مطبع نولکشور سنہ ۱۲۹۹ ہجری ۱۲

ششم - حضرات امام اعظم - امام شافعی - امام مالک - امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نام بھی درج نہیں کیے - ان مجتہدان دین سے (جنہوں نے دین کو ایسی ترقی دی کہ کوئی آجتک ایسا پیدا نہیں ہوا کہ انکے برابر اجتہاد کرتا) بھی اُنکی سخت عداوت ہی خیال و پرواتک نہیں کی - ہاں البتہ حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کے اسم مبارک کے بعد اپنے امام خاتم المحدثین پیشوائے غیر مقلدین کا نام " نذیر حسین سید محمد " بڑے تپاک سے لکھا ہے - اب اہل انصاف انصاف کریں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا اسم مبارک اور اُنکے اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم و حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نام کس گستاخی سے لکھے ہیں کہ کوئی کلمہ تعظیمی اور درود شریف اُنکے ساتھ ضم نہیں کیا - اور حضرت امامین حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما و اماماں دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نام لکھے ہی نہیں - اور نذیر حسین کے نام پر " سید محمد " بہت تعظیم و تکریم سے بڑھا کر لکھا ہے - اس سے بھی صاف معلوم ہو گیا کہ آپ کا اعتقاد حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام و صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ بزرگان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے بڑھکر نذیر حسین صاحب کی نسبت ہے - اس جگہ پر بھی آپنے حدیث شریف کا انکار کر کے کچھ پروا نہیں کی - فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے **حدیث**

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ + یعنی نہیں ہوگا کوئی مومن تم میں سے یہانتک کہ ہوجاؤں میں بہت محبت والا اسکے نزدیک اسکے باپ اور اُسکے بیٹے سے اور لوگوں سے کذا فی المشکوۃ -

اب ظاہر ہے کہ آپ کی محبت نذیر حسین صاحب سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم و اصحاب کبار و اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہرگز نہیں -

ہفتم بہت سے نام صفحہ رسالہ کے ۱۱ تک لکھے ہیں جنسے کوئی غرض اور مطلب معلوم نہیں ہوتا ہے شاید جہال مریدوں کو دھوکا دینا مراد ہو کہ اتنے علما کی ہو اہیہ تصدیقی ہوں لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں ہوسکتا

---

۵۱ نذیر حسین کے بعد سید محمد ایجاد بندہ ہی جو اُنکے والدین کو بھی نہ سوجھا تھا نہ خود انکو مگر اسکو سوجھا ۱۲

کہ ایسی نحوی خلاف مذہب اہلسنت و جماعت کے رسالہ پر کوئی تصدیق کرے چہ جائیکہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم آجکل موجود ہیں تصدیق کریں۔ باوجودیکہ اُنسے سخت عداوت کی گئی ہے اور عداوتاً اور تحقیراً اُنکے نام مبارک کو حاشیہ پر لکھدیا ہے۔

ہشتم عبارت عربی جو صفحہ ۲ سے ۱۱ تک بابت تقلید مذہب نقل کی ہے اُسکی طرف بھی ذرا غور سے نظر کیجائے۔ یہ وہ مثل المحدثین کی ہے کہ جنھوں نے قرآن شریف کی ایک جزو آیت شریف پر عمل کر کے نماز پڑھنا ترک کر دیا ہے یعنی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ اور جزو آیت شریف وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی کو نظرانداز کر دیا ہے۔ یہ عربی عبارت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب عقد الجید فی احکام اجتہاد و التقلید کا سرقہ کیا ہے۔ آپ کی دیانت داری بھی صاف ظاہر ہوگئی کہ آپنے کتاب مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک قول ابن حزم غیر مقلد کا نقل کر دیا ہے جسکا رد حضرت شاہ صاحب نے بخوبی اسکے سیاق میں کر دیا ہے۔ اُسکو اس متدین مصنف نے جو اپنے خلاف تھا دانستہ نقل نہ کیا اور اس عربی عبارت کو جُہال میں اپنی علمیت عربی دکھلانے کے لیئے اپنی طرف سے اور اپنی تصنیف کی ہوئی ظاہر کیا ہے۔ اگر شبہ ہو تو عقد الجید کو دیکھ لو۔

اب میں اُسی کتاب عقد الجید تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی عبارت سے ہی تقلید کو واجب ثابت کرونگا۔ اور سارق کو روبروے خلق اللہ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ جن کی کتاب سے مصنف نے سرقہ کیا ہے شرمندہ و نادم کرونگا۔ امید ہے کہ آپ ایک چلو بھر پانی میں ڈوب کر مر جائینگے۔ اور آیندہ کسی مسلمان کو ایسے مکر و فریب سے نہ بہکائینگے۔

تعریف مجتہد عقد الجید ص ۵ س ۹

قال البغوي والمجتهد من جمع خمسة انواع من العلم علم كتاب الله

کہا امام بغوی نے اور مجتہد وہ ہے جو پانچ قسم کے علم جمع کر لے علم کتاب اللہ

عز وجل وعلم سنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واقاويل

عزوجل کا اور علم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث اور

علماء سلف من اجماعهم واختلافهم وعلم اللغة وعلم القياس و

علماء سلف کے اجماعی اور اختلافی اقوال کا اور علم لغت کا اور علم قیاس کا اور

هو طريق استنباط الحكم عن الكتاب والسنة اذا لم يجده صريحا

وہ طریق ہے حکم کے استنباط کا کتاب اور سنت سے جب کہ اس حکم کو نص کتاب

في نص كتاب او سنة او اجماع فيجب ان يعلم من علم الكتاب

یا سنت یا اجماع صریح میں نہ پاوے پس اس پر واجب ہے کہ علم کتاب میں سے

الناسخ والمنسوخ والمجمل والمفسر والخاص والعام والمحكم

ناسخ اور منسوخ کو اور مجمل اور مفسر کو اور خاص اور عام کو اور محکم

والمتشابه والكراهة والتحريم والاباحة والندب والوجوب

اور متشابہ کو اور کراہت اور حرمت کو اور اباحت اور مستحب اور واجب کو

ويعرف من السنة هذه الاشياء ويعرف منها الصحيح والضعيف

جان لے اور سنت میں سے ان سب چیزوں کو جان لے اور سنت کی صحیح اور ضعیف کو

والمسند والمرسل ويعرف ترتيب السنة على الكتاب وترتيب

اور مسند اور مرسل کو جان لے اور سنت کو کتاب پر مرتب کرنا اور کتاب کو

الكتاب على السنة حتى لو وجد حديثا لا يوافق ظاهره الكتاب

سنت پر مرتب کرنا جان لے یہاں تک کہ اگر کسی حدیث کو ایسا پاوے کہ اس کے ظاہر سے کتاب

یهتدی الی وجه محملہ فان السنة بیان الکتاب ولا یخالفه و
موافق نہیں ہیں تو اسکی مطابقت کی وجہ پا جائے کیونکہ سنت کتاب کا بیان ہوتی ہے اور مخالف نہیں ہوتی اور
انما یجب معرفة ما ورد منها فی احکام الشرع دون ما عداها من
معرفت واجب اتنی ہی ہے جو حدیثیں احکام شرعی میں وارد ہوئی ہیں اس سے علاوہ
القصص والاخبار والمواعظ وکذلک یجب ان یعرف من علم اللغة
حکایات اور اخبار اور مواعظ کے واجب نہیں ہیں اور ایسے ہی علم لغت میں سے اتنی
ما اتی فی کتاب او سنة فی امور الاحکام دون الاحاطة بجمیع لغات
واجب ہے جو کتاب اور سنت کے اندر احکامی امور میں وارد ہوئی ہیں تمام لغات عرب کا احاطہ واجب
العرب وینبغی یتحرج فیها بحیث یقف علی مراد کلام العرب فیما یدل
نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اسمیں اتنی مشقت کرے کہ کلام عرب کے مقصود سے واقف ہو جاوے
علی المراد من اختلاف المحال والاحوال لان الخطاب ورد بلسان
کہ مختلف محل اور مختلف احوال میں اس سے کیا مراد ہوتی ہے کیونکہ خطاب الٰہی تو عربی زبان میں
العرب فمن لم یعرف لا یقف علی مراد الشارع ویعرف اقاویل الصحابة
وارد ہوا ہے پھر جو شخص لغت کو نہیں جانے گا تو شارع کی مراد سے واقف نہیں ہوگا اور صحابہ اور
والتابعین فی الاحکام ومعظم فتاوی فقهاء الامة حتی لا یقع
تابعین کے اقوال کو جو احکام میں ہیں اور امت کے فقہا کے بڑے بڑے فتاوے کو جان لے تاکہ اسکا حکم
حکمه مخالفا لاقوالهم فیکون فیه خرق الاجماع واذا عرف من
انکے اقوال کے برخلاف واقع نہو کیونکہ اسمیں اجماع کا توڑنا ہے اور جب ان اقسام میں سے ہر ایک کے
کل من هذه الانواع معظمه فهو حینئذ مجتهد ولا یشترط معرفة
معظم کو جان لیا تو اب یہ شخص مجتهد ہے اور تمام احکام کا جاننا

جميعها بحيث لا يشذ عنه شيء منها و ذا لم يعرف نوعاً

کہ انمیں سے کوئی باقی نہ رہجاوے شرط نہیں ہے اور ان علوم میں سے اگر کسی ایک کو بھی نہیں جانتا

من هذه الانواع فسبيله التقليد ؏

تو پھر اُس کی راہ تقلید ہی ہے۔ عقد الجید صفحہ ۵ سطر ۹

پس اس قول سے ثابت ہوگیا کہ جو شخص مجتہد نہیں ہے اُسکے واسطے تقلید ہی راہ ہے۔ اور کوئی راہ نہیں ہے کیا قطب شاہ کو اُس کتاب میں جس سے اُنہے قول ابن حزم ظاہری کا سرقہ کیا تھا یہ قول بالا نظر نہ آیا؟ دیکھا تو ضرور ہوگا لیکن مخالف جانکر چھوڑ دیا۔ اور راہ مستقیم سے مونہ موڑ لیا۔

اب اور سُنیئے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی اُسی کتاب میں ہر چہار مذاہب مقبولہ ومشہورہ کی بابت تحریر کرتے ہیں۔ وہو ہذا۔

باب تاكيد الاخذ بهذه المذاهب الاربعة والتشديد في تركها والخروج عنها اعلم

باب ان چاروں مذہب کی اتباع کی تاکید کا اور اُنکے چھوڑنے میں اور اُنسے باہر ہونے میں تشدید کا جاننا چاہیے

ان في الاخذ بهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها كلها مفسدة كبيرة

ان چاروں مذاہب کی اتباع میں بڑی مصلحت ہے اور ان سب سے منحرف ہونے میں بڑا ہی مفسدہ ہے ۱۲

اب اِس عبارت بالا سے بھی ثابت ہوگیا کہ ان چار مذاہب میں سے کسی ایک کا اتباع ضروری ہے مصنف صاحب نے ان اقوال کو چھوڑکر آگے صفحہ ۴۰ سے ۴۶ تک قول ابن حزم ظاہری کا درج کردیا جسکی بابت شاہ صاحب اُسی جگہ تحریر فرماتے ہیں۔

وليس محله فيمن لا يدين الا بقول النبي صلى الله عليه وسلم ولا يعتقد حلالا الا ما احله

اور قول ابن حزم محل اسکے حق میں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا دین نہیں ٹھیراتا اور نہ اُسکے حلال نہیں جانتا جو اللہ

الله ورسوله ولا حراما الا ما حرمه الله ورسوله ؏

اور اُسکے رسول نے حلال کیا ہے اور نہ سوا اُسکے حرام جانتا ہے جو اللہ نے اور اُسکے رسول نے حرام کردیا ہے۔

پس مصنف نے جو بغرض ہو کہ وہی صرف ابن حزم ظاہری لا مذہب کا قول سرقہ کر کے نقل کیا تھا اُسکی مراد حضرت شاہ صاحب نے ظاہر کردی یعنی جو شخص حلال خدا تعالیٰ اور اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حرام سمجھے اور حرام خدا تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال سمجھے۔ خیال کرو۔ آپس زمین و آسمان کا فرق ہے

اب ابن حزم ظاہری لا مذہب کی تعریف سننے کے قابل ہے۔ جس پر مصنف ان صاحب بہت غرور ہے جسکے باعث صراط مستقیم سے کوسوں دور ہے۔ فی العواصم والقواصم للحافظ ابی بکر بن العربی عند ذکر الظاهریة هی امة سخیفة تسورت علی مرتبة لیست لها و تکلمت بکلام لم نفهمه تلقفوه من اخوانهم الخوارج حین حکم علی رضی الله تعالیٰ یوم صفین الی اخر ما قال کان من بادیة اشبیلیة یعرف بابن حزم نشاء و تعلق بمذهب الشافعی رحمه الله ثم انتسب ابی داؤد ثم خلع الکل واستقل بنفسه و زعم انه امام الائمة یضع و یرفع و یحکم و یشرع ینسب الی دین الله ما لیس فیه و یقول عن العلماء ما لم یقولوا تنفیر للقلوب منهم انتهی ذکره الفاضل اللکنوی فی بعض تصانیفه (مولوی عبد الحی صاحب) **خلاصہ ترجمہ** یعنی ظاہریہ کا ایک گروہ سخیف ہے انھوں نے اپنے لیئے ایسے مرتبہ کا دعویٰ اور اظہار کیا (یعنی بیہودہ) کہ وہ اُنکے لائق نہ تھا۔ اور بے تُک باتیں کہنے لگے۔ ان باتوں کو اپنے بھائیوں خارجیوں سے حاصل کیا۔ جب کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ صفین میں اپنی حکومت کا اظہار کیا۔ بادیہ اشبیلیہ میں مشہور یہ **ابن حزم** تھا۔ ابتداً مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق رکھتا تھا۔ پھر اُسکو ترک کیا۔ اور داؤد ظاہری کی طرف منسوب ہوا بعد ازاں اُسکو بھی چھوڑ چھاڑ کر بالاستقلال بزعم خود مدعی انا امام الائمہ کا ہوا۔ اور اللہ کے دین کیطرف وہ باتیں منسوب کیں جو اُسمیں نہ تھیں۔ اور لوگوں کے دلوں کو نفرت دلانے کے لیئے علماء کیطرف وہ باتیں منسوب کیں جو وہ اُنکے قائل نہ تھے انتہے۔ انوار نعمانیہ ص ۲ س ۲۳۔

اُمید ہے کہ ابن حزم صاحب کے مقلد کو اب کچھ تو شرم آوے گی۔ عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ غیر مقلد لوگ

کتابوں میں اکثر معتبر روایتیں داؤد ظاہری - ابن قیم - ابن حزم قاضی شوکانی کی درج ہوتی ہیں انکے اقوال کے مقابلہ میں اور کسی کو صحیح نہیں سمجھا جاتا - جو خارجیوں کے بھائی شمار ہوئے ہیں - لیجئے آپ کو انکی تقلید مبارک ہو - **اصل مطلب پر رجوع** کرتا ہوں مجتہد کی تعریف پہلے ہو چکی ہے - جو مجتہد نہیں وہ عامی ہے جسکے لیئے **تقلید** ایک مذہب کی مذاہب اربعہ میں سے واجب ہے لان علی العامی الاقتداء بالفقہاء صفحہ ۶۹ سطر اول عقد الجید - **ترجمہ** اسلیئے عامی پر فقہا کی اقتدا لازم ہے اذلم یجمع الات الاجتہاد لا یجوز لہ العمل علی الحدیث بخلاف مذھبہ صفحہ ۰ سطر ۴ - **ترجمہ** جب کہ اجتہاد کا مادہ جمع نہووے تو اسکو حدیث اپنے مذہب کے خلاف پر عمل جائز نہیں ہے - لانہ لیس للعامی العمل بالحدیث - صفحہ ۹۳ - سطر ۵ عقد الجید **ترجمہ** اسلیئے عامی کو حدیث پر عمل کرنا جائز نہیں ہے **عامی** کے لیئے یہ واجب ہے کہ ہر چہار مذاہب میں سے کسی ایک کی تقلید اختیار کرے - اگر کوئی کہے کہ میں چاروں مذاہب کی تقلید کرتا ہوں تو یہ کہنا اسکا بیہودہ اور لغو ہے کیونکہ اسمیں تلفیق واقع ہو جاتی ہے جو بالاتفاق باطل ہے - جسکی بابت شاہ ولی اللہ صاحب عقد الجید میں تحریر فرماتے ہیں - والاحتراز منہ یحصل اذ قلد مذھبا من المذاھب الاربعۃ المقبولۃ المشہورۃ - صفحہ ۰ سطر ۰ عقد الجید **ترجمہ** اور تلفیق سے پرہیز جب ہی ہو سکتا ہے کہ ان چاروں مذاہب مقبولہ مشہورہ میں سے کسی ایک مذہب کی تقلید کرے -

فائدہ جیسے حضرات امام اعظم - امام شافعی - امام مالک - امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے چاروں مذاہب مقبولہ مشہورہ ہیں ان میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے - سوائے ان چاروں کے اور کسی کی تقلید واجب نہیں جیسے شاہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں - لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ صفحہ ۹۱ سطر ۱۱ **ترجمہ** بجز چاروں اماموں کے اور کسی کی تقلید جائز نہیں ہے -

بلکہ لانہ للایاد انہ منسوخ او ماول او حکم محمول علی ظاہرہ انتہی اگرچہ شاہ صاحب نے متبحر فی المذہب کو اس سے مستثنی کیا ہے لیکن یہاں پر گفتگو عوام اہل اسلام کی ہے

جب ان چاروں مذہب میں سے کوئی شخص ایک امام رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو جاوے تو پھر اسکو دوسرے مذہب کیطرف انتقال کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ اسکے واسطے فقہانے تعزیر تحریر کی ہے جیسے شاہ صاحب نے لکھا ہے وہو ہذا۔

وقالوا المنتقل من مذہب الی مذہب باجتہاد وبرہان اثم یستوجب التعزیر[ش] صفحہ ۱۱ سطر

ترجمہ اور فقہا کہتے ہیں کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب کیطرف بذریعہ اجتہاد و برہان کے منتقل ہونے والا گنہگار ہوتا ہے اور سزاوار تعزیر کا۔

اور بہت سی مبسوط کتب میں وجوب تقلید درج[ا] ہے لیکن متعصب مصنف کو جنے کتاب عقد الجید حضرت شاہ صاحب کا سرقہ کرکے بیعلمی کے باعث صرف ابن حزم ظاہری کا قول درج کیا تھا اسکے لیئے اسی کتاب میں سے وجوب تقلید ثابت ہوگیا۔

اس کل تحریر بالا سے واضح ہوگیا کہ تقلید مذہب منجملہ ہر چہار مذاہب مقبولہ و مشہورہ کے حسب تحریر شاہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ واجب ہے۔ اور پھر ایک مذہب سے دوسرے مذہب کیطرف انتقال کرنا بھی جائز نہیں۔ بلکہ اسپر سزا و تعزیر ہے اب رہی یہ بات کہ آیا ان ہر چہار امام یا مذہب میں کونسا مذہب زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور کسکو ترجیح ہے۔ سو یہ بات متفق علیہ ہے کہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں اور باقی ہر سہ امام تبع تابعین میں ہیں۔ تابعی تبع تابعین سے افضل ہے۔ مختصراً اس دعوے کے اثبات میں مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

اول حدیث شریف[۲] میں آیا ہے۔ فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص مسلمان نے میرے

[ا] نظم ہندی میں آیات اور احادیث و اقوال سے تقلید کو ثابت کیا ہے اسکو دیکھ لو منہ ۱۲ [۲] طوبی لمن رانی ولمن رای من رانی الخ جامع الصغیر صفحہ ۲۳ سطر ۱۰۔ ونیز صحیح ترمذی میں ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس مسلمان نے مجھے دیکھا اسکو دوزخ کی آگ نہ چھوئیگی اور جنے اسکو دیکھنے والے کو دیکھا ہے انتہی عقائد الاسلام صفحہ ۲۹ مصنفہ مولوی ابو محمد عبد الحق دہلوی ابقاہ اللہ تعالی منہ ۱۲ حدیث شریف۔ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمس النار مسلما رانی او رای من رانی رواہ الترمذی ۱۲

[ش] وقید باجتہاد وبرہان اذ لو فعلہ بلا اجتہاد وبرہان [illegible] لیس لہ اجتہاد ۱۲

دیکھنے والے کو دیکھا اُسکے واسطے دوزخ حرام ہے۔ سو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اصحابیوں کو دیکھنا بالاتفاق ثابت ہے اسلیئے اُنکا بہشتی ہونا ثابت ہے۔ حدائق الحنفیہ۔

دوم حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **حدیث شریف** لوکان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس رواہ مسلم۔ یعنے اگر ہوا ایمان نزدیک ثریا کے البتہ لے آویگا اُسکو ایک شخص اولاد فارس سے۔ اس حدیث پر تمام علما حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث شریف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہی حق میں بطور پیشین گوئی وارد ہوئی ہے جیسے کہ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ شافعی اپنی کتاب تبییض الصحیفہ میں لکھتے ہیں کہ حدیث حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں وارد ہوئی ہے کیونکہ کوئی شخص اولاد فارس میں مثل حضرت امام صاحب کے پیدا نہیں ہوا۔ سوائے اُنکے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ ملخصاً توفیر الحق۔

سوم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَن یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ یعنی جسکو دی گئی حکمت یعنی فقہ پس تحقیق اُسکو دی گئی بہت سی بھلائی **فائدہ** تفسیر معالم وتفسیر کبیر وعباسی میں حکمت کے معنی علم فقہ اور فقہ درج ہیں۔ اسکے مطابق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے **حدیث شریف** من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین یعنے جسکے ساتھ اللہ نیکی کیا چاہتا ہے اُسکو دین میں فقیہ بنا دیتا ہے۔ اس آیت اور حدیث سے کیا عمدہ فضیلت وتعریف فقیہ کی درج ہے۔ اور اسپر بھی تمام کا اتفاق ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے برابر تمام جہان میں کوئی فقیہ نہیں گذرا جسکی تصریح حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے قول میں کی ہے وھو ہذا۔

الناس کلھم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ۔ یعنے تمام لوگ علم فقہ میں حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عیال ہیں۔

چہارم حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا

مذہب تمام جہان میں مشہور ہوگا۔ اور قیامت تک رہیگا۔ حتی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام و حضرت عیسی علیہ السلام امام صاحب کے مذہب کے مطابق عملدرآمد کرینگے۔ جیسے لکھا ہے کہ حضرت امام **اعظم** رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر میں پچپن حج کعبۃ اللہ کے کیئے۔ آخیر کے حج میں کعبہ شریفہ کے خادموں سے اجازت حاصل کرکے اندر داخل ہوئے۔ اور بیت اللہ کے دو ستونوں کے درمیان میں کھڑے ہوکر داہنے پاؤں کی پشت پر بائیاں پاؤں رکھکر نماز شروع کی۔ آدھا قرآن شریف پڑھکر رکوع اور سجود کیا۔ پھر بائیں پاؤں پر داہنا پاؤں رکھکر نصف باقی قرآن شریف ختم کیا۔ اور سلام کرکے بہت روئے۔ اور جناب الٰہی میں بہت مناجات کی کہ یا الٰہ العالمین اس ضعیف بندہ نے تیری عبادت جیسے کہ تجھکو لائق ہے نہیں کی لیکن تجھکو تیری صفت کبریائی سے جانا ہے۔ تو اسکی خدمت کے نقصان کو اسکی کمال معرفت کے سبب سے بخشدے اپنے کمال عرفان کو نقصان خدمت کا کفارہ کر۔ اسپر بیت اللہ کے ایک گوشہ سے یہ آواز غیب آئی کہ اے **ابو حنیفہ** تونے ہمکو جیسا کہ چاہیئے تھا ویسا جانا اور جو خدمت تونے ہماری کی خوب ہی کی مقرر بخشے تمکو اور **اُن لوگوں کو جو تیرے مذہب پر قیامت تک رہیں گے بخشا**۔ انتہی کذا فی الدر المختار والطحطاوی ورد المختار وغیرہا من المعتبرات۔

پس آیات واحادیث واقوال وغیرہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو باقی ہر سہ اماماں مجتہد پر ترجیح ہے۔ اگر کوئی متعصب اپنی سوء فہمی سے اپنا نامہ سیاہ کرے تو اسکو خدا کے سامنے پیش ہوکر جواب و حساب دینا ہے۔ جسکو خدا ہدایت کرے اسکے واسطے ایک ہی نکتہ بس ہے۔ اگر اس کتاب کے طول ہونے کا وہم نہوتا تو فضائل امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو بیشمار ہیں کسیقدر لکھے جاتے۔

مسئلہ فاتحہ خلف امام

آپنے مسئلہ قرأت سورۃ فاتحہ خلف امام کو تفسیر محمدی سے اسطرح نقل کیا ہے۔

قولہ عن عبادۃ بن الصامت قال کنا خلف النبی صلعم الحدیث۔

لہ ما عبدناک هذا العبد الضعیف حق عبادتک لکن عرفناک حق معرفتک ۱۲ و قد غفرنا لک ولمن اتبعک ممن کان علی مذهبک

اقول اس جگہ بھی درود شریف کی جگہ صرف (صلعم) تحریر کیا ہے۔ جس سے آپکا عامل بالحدیث ہونا ثابت ہے جواب پورا آگے لکھا جاتا ہے۔

قولہ واذا قرئ القران فاستمعوا لہ وانصتوا شان نزول اس آیت کا کافروں کے حق میں ہے منع کرنا فاتحہ کا اس آیت ظنی سے متعصبی یا بے علمی ہے۔ انتہے صفحہ ۲۱۔

اقول آیت بھی صحیح نہیں لکھی گئی۔ سواے تعصب خود اور الزام دوسروں پر رکھیوں بیکطرفی نظر کرنا متعصبی اسیکا نام ہے۔ یا کوئی اور شئے ہے۔ اور آیت موصوفہ کو کافروں کے حق میں لگانا بے علمی اسیکا نام ہے یا کوئی اور چیز ہے۔ حدیث شریف جو عبادہ بن صامت کی تحریر ہوئی ہے اول اسکی تصدیق کریں کہ آیا انصافاً یہ حدیث کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک ضعیف ہے **سو واضح رہے** کہ اس حدیث کو بہت سے علمار نے صحیح بھی کہا ہے اور بہت سے علمار نے ضعیف بھی لکھا ہے۔ چنانچہ علامہ زیلعی نے فرمایا ہے کہ قد ضعفہ احمد وجماعۃ یعنے اس حدیث کو امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے ضعیف لکھا ہے۔ کیونکہ راوی اس حدیث کا محمد بن اسحاق بن یسار واقع ہوا ہے۔ سو خود یہ شخص مختلف فیہ ہے۔ اور موافق اصول حدیث کے قابل سند نہیں ہے۔ کیونکہ یحییٰ قطان نے (جنکو سارے ائمہ نے قابل سند تسلیم کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جبکو یحییٰ قطان چھوڑ دیوینگے۔ ہم لوگ بھی اسکو چھوڑ دیوینگے) محمد بن اسحاق کی نسبت لکھا ہے کہ اشھد ان محمد بن اسحاق کذاب یعنے میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن اسحاق بڑا جھوٹا ہے۔ اور اسیطرح سلیمان تیمی نے بھی اسکو کذاب لکھا ہے۔ اور امام مالک نے اسکو دجال کہا ہے کما فی میزان الاعتدال۔ اور دارقطنی نے کہا ہے کہ اسکے ساتھ حجت پکڑنا نہیں ہوسکتا فتح المبین دفظفر المبین۔ **اصول حدیث** میں ہے۔ کہ جب کسی شخص کو ثقہ اور عادل کہیں اور چند آدمی اسکو ضعیف اور نا قابل استناد جانیں تو اعتبار اسکے ضعف کا ہوگا۔ حافظ ابن حجر نے شرح نخبۃ الفکر میں اسکی بابت مفصل لکھا ہے۔ اور تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ یحییٰ قطان اسباب جرح کا بہت جاننے والا ہے۔ نیز

اُسی کتاب میں ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بخدا ہمنے یحیی قطان کی مثل کوئی نہیں دیکھا ہے
اور کتاب تقریب کے صفحہ ۲۱۵ میں محمد بن اسحاق کو مدلس لکھا ہے۔ اور مدلس ہونا حدیث کی روایت میں ایک
خاص قسم کا عیب ہے۔ اور علامہ بدر الدین عینی شارح صحیح بخاری اپنی کتاب بنایہ جلد اول کے صفحہ ۱۱۷ میں
تحریر کرتے ہیں وفی حدیث عبادۃ محمد بن اسحاق بن یسار وھو مدلس قال النووی لیس فیہ الا
التدلیس یعنے عبادہ کی حدیث میں محمد بن اسحاق بن یسار مدلس ہے۔ نہیں ہے اسمیں مگر تدلیس۔ فتح المبین ص المظفر المبین
پس اس تمام تقریر سے ثابت ہوگیا کہ حدیث عبادہ بن صامت کی قابل تسلیم نہیں۔ **اب** آیت
اور احادیث سے ثابت کرتا ہوں کہ خلف امام سورۂ فاتحہ یا قرآن شریف کا پڑھنا بالکل ممنوع بلکہ سخت گناہ
اور مفسد نماز ہے۔ اور پڑھنے والا مستوجب سخت سزا کا ہے۔

اول قال اللہ تعالی۔ واذا قرئ القران فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون۔ یعنے جس وقت
قرآن شریف پڑھا جاوے تو سنو تم اور چپ رہو تم تاکہ تم رحمت کیے جاؤ۔ یہ آیت مقتدی کو سورۂ فاتحہ
پڑھنے کو امام کے پیچھے منع کرتی ہے اسلیے کہ اس آیت شریف میں دو چیزوں کی غرض ہے۔ ایک **سُننا**
دوسرا **چپ رہنا**۔ سُننا خاص ہے جہری نماز کے ساتھ۔ اور چپ رہنا سری نماز میں پس دونوں پر عمل
کیا جاوے گا۔ **شانِ نزول** آیت شریفہ کا یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیچھے مقتدی نماز میں قرأت کرتے تھے۔ جو اس آیت کے نزول پر روکے گئے۔ کذا فی تفسیر حسینی واحمدی وغیرہ
باقی تفاسیر معالم التنزیل۔ عباسی۔ ابن کثیر وغیرہ میں یہ درج ہے کہ یہ آیت خاص قرآن شریف کے پڑھنے
میں درمیان نماز کے نازل ہوئی ہے۔ قطب شاہ جو اپنے پیشواے دین حافظ محمد لکھوی کی جو پچاس سال
حنفی المذہب رہکر اب لامذہب ہوئے ہیں) تقلید سے لکھا ہے کہ یہ آیت کافروں کے حق میں نازل ہوئی
بالکل غلط اور تمام تفاسیر کے برخلاف اپنی ڈیڑھ پاؤ کھچڑی علیحدہ پکانا ہے۔ جو صریح احادیث کے برخلاف

پیچھے کے بیان ہوتا ہے۔

دوم۔ حدیث شریف میں ہے۔ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبّر فکبّروا واذا قرأ فانصتوا۔ یعنی سوائے اسکے نہیں کہ بنایا گیا ہے امام تاکہ اقتدا کیجاوے نماز اُسکے ساتھ جوقت تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو۔ جب قرأت شروع کرے پس تم چپ ہوجاؤ۔ کذافی صحیح مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ اور غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۷۸ سطر اول میں بھی اسیطرح درج ہے۔

سوم۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من کان له امام فقرأة الامام له قرأة۔ یعنی جسکا امام ہو تو قرأت امام کی قرأت اُسکی ہے۔ اور بہت سی احادیث منع قرأت خلف الامام کے وارد ہوئی ہیں۔ جنہیں مقتدی کو سختی سے روکا گیا ہے بخوف طوالت صرف متعصب قطب شاہ کی کتاب حق المیزان کے روکے لیئے اتنا ہی کافی سمجھا گیا ہے[١] البتہ اُن احادیث کا ترجمہ لکھدینا ضروری ہے۔ جنہیں خلف الامام قرارت کے پڑھنے پر مقتدی کے لیئے وعیدیں ہیں

١۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم قرارت خلف الامام سے منع فرماتے تھے۔

٢۔ فرمایا سعد رضی اللہ عنہ نے دوست رکھتا ہوں میں پتھر کو مقتدی کے منہ میں پڑھنے قرآن سے پیچھے امام کے۔ روایت کیا ان دونو حدیثوں کو عبد الرزاق نے۔

٣۔ فرمایا سعد رضی اللہ عنہ نے دوست رکھتا ہوں میں انگاری آگ کی کہ اُسکے منہ میں جو پڑھے پیچھے امام کے۔

٤۔ فرمایا علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہ البتہ دانت بارنا انگاری پر دوست زیادہ ہے طرف میری

[١] اس مسئلہ فاتحہ خلف الامام میں بہت سے کتب و رسائل مستقل ایسے تصنیف شدہ علماء مستند ومحققین کے موجود ہیں کہ جن میں زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن مؤلف رسالہ کو اُسکی استعداد کے موافق جواب اسیطرح دیا گیا ہے زیادہ طوالت پسند نہیں کی گئی ۱۲ منہ

اس سے بھی پڑھوں میں پیچھے امام کے۔ روایت کیا ان دونو حدیثوں کو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موطا میں۔

۵ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے۔ جس شخص نے پڑھا پیچھے امام کے تحقیق مخالفت کی اُسنے دین کی۔

۶۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ جس شخص نے پڑھا پیچھے امام کے پس نہیں وہ شخص اوپر اسلام کے۔ یعنی شرائط اسلام و سنت پر نہیں۔

۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ پر کیا جاوے مونہ خاک سے اُس شخص کا جو پڑھے پیچھے امام کے۔

۸۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے۔ کہ امام کے پیچھے قرآن شریف پڑھنے والا دین پر نہیں ہے۔

۹۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جسنے پڑھا ساتھ امام کے نہیں ہے وہ دین پر۔

۱۰۔ منقول ہے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھنے والا پیچھے امام کے فاسق ہے۔

۱۱۔ کفایہ میں زید اور سعد رضی اللہ عنہما سے نقل ہے کہ نہیں ہوتی نماز پڑھنے والے کی پیچھے امام کے۔ اور سرخسی رضی اللہ عنہ نے۔ کہ فاسد ہوجاتی ہے۔ نماز ایسے شخص کی بیچ قول اکثر صحابہ کے۔ کلہم من الفتح المبین۔ رد ظفر المبین۔

دیکھئے متعصبی ایسیکا نام ہے۔ کہ قطب شاہ صاحب نے صرف ایک حدیث نقل کی۔ اور اتنی آیات و احادیث نظر نہ آئیں۔ سچ ہے متعصبی اور بے علمی ایسیکا نام ہے۔ اور عوام کو دھوکا دینا اور سیدھے راستے سے گمراہ کرنا انھیں کا کام ہے۔ خدا ہدایت بخشے۔

مسئلہ آمین بالجہر

قولہ عن وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلعم قرا غیر المغضوب علیہم والضالین فقال

امین مد بہا صوتہ رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی ۔ صفحہ ۳۹ سطر ۱ ۔

اقول ۔ اس حدیث شریف میں بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک پر بجائے درود شریف کے لفظ (صلعم) لکھا ہے ۔ جسکے کوئی معنی نہیں ہیں ۔ جو بموجب احادیث بالکل ناجائز ہے ۔ دماغ میں خیال ہے کہ ہم اہل سنت وجماعت ہیں ۔ دوسرے ولا الضالین کی بجائے آپنے تحریف کرکے والضالین لکھدیا جسکے معنی بالکل برعکس ہوگئے اور کفر تک نوبت پہنچ گئی ۔ قربان ایسی علمیت کے تیسرے ۔ اس حدیث کا ترجمہ بھی آپنے نہیں لکھا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ مد بہا صوتہ کے معنی کرتے ہوئے شرم آئی ۔ یا پول ظاہر ہوتا ہے ۔ اس حدیث شریف سے آپنے بالجہر آمین کو گویا ثابت کیا ہے جو صحیح نہیں ہے ۔ **ترجمہ حدیث شریف کا** میں بیان کر دیتا ہوں ۔ یعنی وائل بن حجر سے روایت ہے ۔ کہا ۔ سنا میں نے ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ۔ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کو پس کہا آمین ۔ اور دراز کیا اپنی آواز کو ۔ اب متعصب صاحب نے ۔ مد بہا صوتہ کو بالجہر سمجھ لیا ہے یہ اپنے گھر کی سمجھ ہے ۔ اہل انصاف اس بات کو انصاف کی نظر سے دیکھ سکتے ہیں لفظ ۔ مد بہا صوتہ سے آمین بالجہر کیسے ہو سکتی ہے ۔ درانحالیکہ دیگر آیات واحادیث میں لفظ خفیۃ ۔ اخفی ۔ خفض درج ہیں جیسے آگے ظاہر ہونگے ۔

قولہ بعضے متعصب اور بعضے کم علم یہ آیت پڑھکر کہتے ہیں ۔ کہ آمین پکار کر کہنا قرآن سے منع ہوا ہے صد افسوس ۔ انکو شرم نہیں آتی ۔ خدا پر افترا باندھنے سے ۔ یا تو شان نزول نہیں جانتے ۔ یا محض متعصبی سے یاوہ بکتے ہیں ۔ اگرچہ آیت ادعوا ربکم تضرعا[1] وخفیہ حق آمین پست کی آئی ہے تو نبی صاحب اپنے کیوں اخیر وقت تک پکار کر آمین کہتے رہے ۔ شاید مفتری یہ دل میں سوچ رہے ہیں کہ اللہ صاحب قرآن کے معنی خوب جانتا ہے ۔ اور نبی صاحب نہیں جانتا ۔ صد افسوس تمہاری

[1] آیت شریف کا املا غلط لکھا ہے دیکھو اغلاط نامہ صفحہ ۲۸ و ۲۹ رسالہ ہذا ۱۲

دلیری اور کم فہمی پر خدا پر افترا سے خوف نہ آیا تو نبی صلعم سے کیوں آوے انتہی بلفظہ صفحہ ۲۹ سطر ۳

اقول آپ کی علمیت اور طرز انشا اور طریق ادب ملاحظہ ناظرین کے قابل ہے چار سطر کی عبارت بھی درست نہیں لکھی گئی ہے جیسے " اگر یہ آیت حق آمین پست کے آتی " " تو نبی صاحب آپنے " " خدا پر افترا باندھنے سے " " امام صاحب قرآن کے معنی خوب جانتا ہے " " اور نبی صاحب نہیں جانتا " " تو نبی صلعم سے کیوں آوے " ان الفاظ اور جملہ ہائے مندرجہ بالا پر غور کرنے سے معلوم ہو جاوے گا کہ آپ کی طرز تحریر دلپذیر کیا عمدہ علمیت کا نشان ظاہر کر رہی ہے اور آپ کی تہذیب ادب کیا عمدہ بڑھ چڑھ کر نمایاں ہو رہی ہے۔ جسکو کوئی خوجہ ڈیرہ دار بھی پسند نہیں کرے گا۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر پھر درود شریف نہیں لکھا کیا عمدہ کسی شخص نے کہا ہے بیت اگر ہمیں تا زمانے میں حصول علم بے محنت ؛ تو بس ساری کتابیں ایک جاہل دھوکے پی جاتا

آپ لکھتے ہیں کہ اس آیت سے آمین کے پکار کر کہنے کی ممانعت ثابت کرنا خدا پر افترا ہے۔ اس سے بھی آپ کی علمیت اور معلومات وسیع کا اندازہ ہو سکتا ہے آمین کے دو معنی ہیں ایک دعا اور دوسرے اسم خدا۔ جیسے کہ قاموس۔ صراح۔ غیاث اللغات وغیرہ لغت کی کتابوں سے ظاہر ہے اور اور تمام تفاسیر میں اس آیت سے دعا کا اخفا کرنا ثابت ہے۔ پس جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ لفظ آمین دعا ہے یا اسم خدا ہے تو بہر صورت ان ہر دو کا اخفا کرنا بموجب آیات واجب ہو گا۔ جیسے تفسیر کبیر کی جلد چہارم صفحہ ۷۳ میں لکھا ہے کہ " امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اخفا آمین میں دو وجہیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ آمین دعا ہے۔ اور دوسری یہ کہ آمین اسم الٰہی سے ہے۔ پس اگر دعا ہے تو اخفا اُسکا واجب ہے۔ اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنے دعا کرو پروردگار اپنے سے زاری اور آہستگی سے۔ اور اگر اسماے الٰہی سے ہے تو بھی اخفا واجب ہے اسلیئے کہ خدا تعالے فرماتا ہے واذکر ربک فی نفسک کہ اپنے پروردگار کو دل میں یاد کرو۔ پس اگر وجوب ثابت نہ ہوگا

فتح المبین تو استحباب بھی کم نہو گا۔ اور ہم بھی اسکے قائل ہیں انتہی۔ پس یہ آیات شریف بموجب اقوال مفسران قدیم اور احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع جہر آمین میں ثابت ہی۔ اور متعصب کا قول بلا دلیل محض اُسی کی یاوہ گوئی ہے اور انکار آیات قرآن شریف ہی۔ اب میں وہ احادیث صحیحہ نقل کرتا ہوں جنسے آمین کا نماز میں پکار کر کہنا منع ہے۔

حدیث شریف اول مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عن وائل بن حجر انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما بلغ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین واخفی بہا صوتہ یعنی وائل بن حجر سے روایت ہی کہ انھوں نے نماز پڑھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب پہنچے ولا الضالین پر آمین کہی۔ اور پوشیدہ کیا اپنی آواز کو۔

حدیث شریف دوم ترمذی شریف میں ہی۔ عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقال آمین وخفض بہا صوتہ یعنے علقمہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پس آمین کہی اور پست کیا اپنی آواز کو۔

حدیث شریف سوم حدیث طحاوی کی عن ابی وائل قال کان عمرؓ وعلیؓ لا یجھران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بآمین۔ یعنے ابو وائل سے روایت ہی کہ کہا انھوں نے حضرت عمر وحضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اعوذ باللہ اور آمین میں جہر نہیں کرتے تھے اگرچہ اور بھی بہت سی احادیث وگفتگو اسکے ثبوت میں ہے۔ مگر طوالت پسند نہیں۔ یہ جو متعصب صاحب نے کہا ہے کہ (نبی صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخیر وقت تک آمین پکار کر کہتے رہے) یہ بالکل جھوٹ ہے کسی جگہ پر درج نہیں ہی کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخیر وقت تک آمین پکار کر کہتے رہے۔ اگر ہے تو کسی آیت یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے ظاہر کریں۔ امید ہے کچھ تو شرم

آئی ہوگی۔ شرم کا کیا ہے۔ اِدھر آئی اُدھر چلی گئی۔ کیا شرم کو آتے ہوئے شرم نہ آئی ہوگی؟

مسئلہ رفع یدین

جواز رفع یدین میں ایک حدیث بھی آپ نے نقل کی ہے۔ وہ یہ ہے۔

قولہ وعن ابی حمید السادی قال فی عشرۃ من اصحاب النبی انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلعم الحدیث۔ صفحہ ۲۹ سطر ۱۰۔

اقول ابی حمید الساعدی کو آپ نے ابی حمید السادی لکھدیا۔ یہ صحت املا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک پر بجائے درود شریف کے لفظ صلعم لکھا ہے۔ یہ آپکا اہل سنت و جماعت میں ہونے کا دعوے ہے۔ جو حدیثوں کا انکار ہے۔

حدیث شریف مندرجہ بالا فعلی ہے۔ میں آیت اور احادیث قولی سے (جو فعلی حدیث سے زیادہ تقویت رکھتی ہیں) ثابت کرتا ہوں کہ رفع یدین کا کرنا متروک و منسوخ ہے۔

۱۔ آیت شریف۔ قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون۔ یعنے فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نمازوں میں عجز کرتے ہیں یعنے ہاتھوں کو نماز میں نہیں اُٹھاتے **تفسیر عباسی** میں اس آیت شریف کے تحت میں درج ہے۔ "ای غیر رافعین ایدیھم فی صلاتھم۔" یعنے وہ ایماندار جو اپنی نمازوں میں ہاتھ نہیں اُٹھاتے۔ اور رفع یدین نہیں کرتے۔ اور تفسیر قادری میں لکھا ہے کہ خشوع سے یہ مراد ہے کہ نماز پڑھنے والا سر جھکائے اور دہنے بائیں نظر نہ کرے۔ اور دہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر حضوری کے ساتھ قرأت کرے۔

۲۔ حدیث شریف عن علقمہ قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ یعنے علقمہ سے روایت ہے (رضی اللہ عنہ) کہ فرمایا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کیا نہ پڑھاؤں میں تمکو نماز مثل نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پھر پڑھی نماز۔ نہ اٹھائے اپنے ہاتھ مگر وقت تکبیر اولی کے۔ یہ حدیث شریف ترمذی میں ہے۔ کہا ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسکے مضمون کی حدیث براء بن عازب سے بھی آئی ہے۔

۳۔ حدیث شریف عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ برفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود۔ یعنے روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تھے کہ جسوقت شروع کرتے نماز کو اٹھاتے اپنے دونو ہاتھ قریب کانوں کے پھر دوبارہ نہ اٹھاتے ساری نماز میں۔ یہ حدیث ابوداؤد میں ہے۔

۴۔ حدیث شریف عن عبداللہ بن مسعود قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیھم الا عند افتتاح الصلوۃ یعنے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔ سو انہوں نے رفع یدین نہیں کیا۔ مگر وقت شروع کرنے نماز کے۔

۵۔ حدیث شریف وعن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن رافعوا ایدینا فی الصلوۃ فقال ما لی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ اخرجہ مسلم۔ یعنے جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر در انحالیکہ اٹھانے والے تھے ہم ہاتھوں کو نماز میں۔ فرمایا۔ کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہوں میں تمکو کہ اپنے ہاتھوں کو اسطرح اٹھاتے ہو تم نماز میں جیسے دُمیں سرکش گھوڑوں کی ہلتی ہیں۔ سکون کرو یعنی ہاتھ نہ اٹھاؤ نماز میں۔ روایت کیا اسکو صحیح مسلم نے۔

علاوہ ازیں بہت سی احادیث فعلی و قولی ہیں جن سے منع کرنا رفع یدین کا ثابت ہے۔ پہلے اس سے جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے رفع یدین کا کرنا بموجب حدیث فعلی کے آیا ہے وہ حکم منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ وہ ابتدائے اسلام میں ہوا تھا۔ جیسے کہ عینی شرح بخاری میں

درج ہے انہ کان فی بدء الاسلام ثم نسخ یعنے تھا یہ امر ابتدا اسلام میں۔ پھر منسوخ ہو گیا سو دلیل اُسکے نسخ کی یہ ہے **حدیث شریف** ان عبد اللہ بن الزبیر رای رجلا یرفع یدیہ فی الصلوۃ عند الرکوع وعند رفع راسہ من الرکوع فقال لا تفعل فان ھذا شئ فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ترکہ یعنے تحقیق عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو رفع یدین کرتے دیکھا وقت رکوع اور قومہ کے۔ کہا نہ کر تو یہ کام اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کام کیا تھا۔ پھر ترک کر دیا اُسکو۔ **دوسری دلیل** حدثنا ابو داؤد الحدیث یعنے کہا طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھکو ابو داؤد نے اسکو احمد بن عبد اللہ بن یونس نے اُسکو ابو بکر بن عیاش نے اُسکو حصین نے اُسنے روایت کی مجاہد سے کہا مجاہد نے کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سوائے رفع یدین کیا انھوں نے۔ مگر تکبیر اولی میں نماز کی۔ کہا طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ یہ وہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں کہ کرتے تھے رفع یدین وقت رکوع اور قومہ کے پھر ترک کیا بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

اس معاملہ رفع یدین میں مابین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے مکہ معظمہ میں مناظرہ ہوا تھا جسمیں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ غالب ہوئے اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ساکت ہوئے۔ یہ مناظرہ عمدہ طور پر فتح القدیر میں اور عقود الجواہر المنیفہ کے صفحہ ۶۰ جلد اول مطبوعہ مصر میں درج ہے۔

اب غور سے بنظر انصاف متعصب کو شرم کرنی چاہیے کہ آپنے صرف ایک حدیث فعلی بیان کی اور برعکس اسکے آیت واحادیث جو فعلی اور قولی ہیں اونپر تعصبانہ خیال نہوا اگر آیت اور قولی حدیث پر نظر ہوتی تو البتہ راہ راست معلوم ہو جاتا۔ مگر آپ کو تعصب نے ایسا گھیرا ہے کہ آیت اور اتنی احادیث نظر نہ آئیں۔ شاید یہ عینک کا قصور ہے۔ نہیں بلکہ غرض اس سے دھوکا دہی اور عوام

چاہ ضلالت میں ڈالکر خود محدث کے لقب سے ملقب ہونا پسند ہے۔ اور اپنے گھر کے آئینہ میں آدمیوں کا گذارہ کرتا ہے۔

خانہ کعبہ میں چار مصلے

قولہ اب واضح ہو جو لوگوں نے چار مصلے خانہ کعبہ میں مقرر کر رکھے ہیں۔ یہ مصلے چار بعد ہجرت رسول صلعم کے نانوین صدی مقرر کیئے گئے ہیں۔ بوقت حاکم فرح بن برفوق کے پیدا ہوئے۔ اُس زمانہ میں تعصب ایسا پیدا ہوا چنانچہ اس زمانہ کے متعصب لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ تو حاکم مذکور نے واسطے دفع شرارت کے چار مصلے مقرر کر دیئے۔ حضرت صلعم۔ اصحاب کبار۔ تابعین تبع تابعین اربعہ ائمہ وغیرہ تمام امام و اولیاء اللہ ایک مصلے ابراہیم پر نماز پڑھتے رہے تھے کما قال اللہ تعالی مقام ابراہیم مصلی قال علیہ السلام خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یظھر الکذب۔ بلفظہ صفحہ ۱۳۱ سطر اول۔

اقول اس عبارت سے بھی آپ کی علمیت اور لیاقت تالیف کتب ظاہر ہے۔ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار رضی اللہ تعالی کے نام مبارک پر درود شریف نہیں لکھا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام شریف کے ساتھ سلام نہیں لکھا۔ طرز عبارت دیکھیئے۔ "نانویں صدی مقرر کیئے گئے ہیں۔" "یہ مصلی چار" "بوقت حاکم فرح بن برفوق کے پیدا ہوئے" "چنانکہ اس زمانہ کے متعصب لوگ پیدا ہو گئے" "نماز پڑھتے رہے تھے" سبحان اللہ آپ کی عبارت آرائی۔ کہیں کوئی بادشاہ اسے شاہزادوں کی اتالیقی کے واسطے نہ لے جائے۔

غرض اس عبارت سے آپ کی یہ ہے۔ کہ یہ ہر چہار مصلات بعد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنائے گئے ہیں۔ بدعت ہیں۔ مگر خود آپ کی تحریر سے ثابت ہے کہ بموجب حکم حاکم یہ مصلات دفع شرارت کے لیئے بنائے گئے۔ جو بموجب آیہ شریفہ حاکم اولی الامر میں داخل ہے جسکا حکم ماننا گویا خدا کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ماننا ہے۔ پس مصلات کو بدعت کہنے والا خود بدعتی ہے اور آیت شریف کا منکر۔ دوسرے حدیث شریف میں ہے لا یجمع امتی علی الضلالۃ الحدیث یعنے فرمایا حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہوگی۔ پس اس سے بھی ثابت ہے کہ مصلات بموجب آیت اور حدیث کے بنائے گئے ہیں۔ پھر غیر مقلدوں کو سوائے انکار آیت اور حدیث کے اور کیا ہے؟ پھٹکار ہے۔ تیسرے یہ مصلات آئمہ اربعہ مابین سنہ ۱۳۷ھ و سنہ ۳۴۹ھ کے بنائے گئے ہیں۔ جیسے کہ تواریخ مکہ میں لکھا ہے "اور فرج بن برقوق کے زمانہ میں مسجد حرام کو آگ لگ گئی وہ وقوع اسطرح پر ہوا کہ کھینچی ایک موش نے بتی چراغ کی بیچ ایک حجرہ کے پس جلایا آگ نے جو اسمیں تھا الخ صفحہ ۴۳ تاریخ مکہ معظمہ اردو" پھر سنہ ۸۰۳ھ میں آیا بیسق ظاہری امیر الحاج مصر کا اسنے حج کیا پھر پاک کیا مسجد کو کوڑوں اور مٹی سے پھر سنہ ۸۰۴ھ کو بیسق مصر کو واپس ہوا واسطے لینے چوبہار سقف وغیرہ کے۔ پھر سنہ ۸۰۷ھ کو آیا طرف مکہ کے اور قایم ہوا اس خدمت پر اور لایا لکڑیاں اور آمادہ ہوا واسطے کار سقف کے اور منقش کیا اسکو ساتھ الوان کے۔ اور پورا کیا سقف کو اوپر بہترین استحکام کے اور بنایا اسکو ساتھ کاملترین عمارت کے اور لٹکائیں بیچ اسکے قندیلیں اور تعمیر کیے **مصلات اربعہ واسطے مذہب کے اوپر ہیآت قدیمہ کے** الخ صفحہ ۴۳ تواریخ مکہ معظمہ پس تاریخ سے ثابت ہوگیا کہ زمانہ فرج بن برقوق کے سنہ ۸۰۲ھ میں حرم مکہ کو آگ لگ گئی۔ جس سے کل عمارات سابقہ جل گئیں۔ اور پھر سنہ ۸۰۷ھ میں بیسق ظاہری کی معرفت تمام عمارات اوپر ہیآت قدیمہ مع **مصلات اربعہ** بنائے گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آگ لگنے سے پیشتر **مصلات اربعہ** بنے ہوئے تھے۔ یہ محض دھوکہ ہے کہ سنہ ۸۰۷ ہجری یا نانویں صدی میں مصلات کا بنایا جانا لکھدیا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بعد انتقالات ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کے (جو تین سو سال ہجرت سے اندر اندر واقع ہے) بموجب حکم اولی الامر اور اجماع امت کے ہر چہار مصلات مقرر ہوگئے تھے

جنکو ایک ہزار برس کا عرصہ ہوگیا۔ اور آجتک کل ممالک اسلام میں خصوص مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں اسی پر عمل ہے۔ اور منکر اسکا منکر آیت و حدیث کا ہے۔ آپنے تواریخ کو نہیں دیکھا کہ کئی بار کعبہ شریفہ شہید ہوا۔ کئی بار آتش سے جل گیا۔ کئی بار ملحدان دین نے گرایا اور ہمیشہ تیار ہوتا رہا۔ اسیطرح فرج بن برقوق کے زمانہ میں آگ سے جل گیا۔ اور بیبق امیر الحجاج مصر نے ۸۰۰ھ ہجری المقدس میں نئے سرے سے تعمیر کیا۔ اور مصلات اربعہ کو بھی جس ہیأت پر قدیم سے تھے اُسی ہیأت پر تعمیر کردیا۔ گویا نانویں صدی کا نام لینا محض غلط اور دھوکہ دہی ہے۔ چوتھے آپنے آیت قرآن شریف کو اسطرح پر لکھا ہے۔ " کما قال الله تعالى مقام ابراهيم مصلى۔ یہ کوئی خاص آیت قرآن شریف میں نہیں۔ البتہ ایک جزو آیت شریف کا ہے۔ اس سے شاید آپ کی مراد یہ ہے کہ سوائے مصلی ابراہیم علیہ السلام کے اور کوئی مصلے نہیں ہے۔ اور نہ سوائے مصلی براہیمی کے نماز ہوسکتی ہے اگر اس جزو آیت کے معنی کیئے جاویں تو یہ ہونگے " مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نماز کی جگہ" تو اس سے کیا مطلب ہوا۔ کیا آپ کو آیت قرآن شریف کو کم کرتے ہوئے خدا کا خوف نہ آیا! کیا اس عبارت کا کفر ہونا معلوم نہیں؟ پوری آیت لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ وہ یہ ہے وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى یعنے پکڑو اے مسلمانو مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز۔ مقام ابراہیم اُس پتھر کا نام ہے۔ جسپر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہوکر عمارت کعبہ معظمہ کی تعمیر کی ہے وَاتَّخَذُوا کو حفص قاری رحمۃ اللہ علیہ نے صیغہ ماضی سے پڑھا ہے۔ تفسیر بیضاوی صفحہ ۶۰ تفسیر قادری جلد اول صفحہ ۳۸۔ تفسیر اکسیر اعظم جلد دوم صفحہ ۱۱۶ میں مفصل درج ہے۔ یعنے روایت کی گئی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ مقام ابراہیم ہے (علیہ السلام) کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہم اسکو نماز کی جگہ نہ کرلیں۔ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو حکم نہیں کیا گیا۔ پس آفتاب غروب نہیں ہوا تھا کہ آیت شریف نازل ہوئی

مراد اس سے دو رکعت نماز واجب الطواف کے پڑھنے کی اُس جگہ پر ہے۔ اور کوئی نماز کعبہ شریف کے مقام ابراہیم علیہ السلام میں پڑھی نہیں جاتی۔ اگر یہ حکم عام لیا جاوے تو نماز سوائے مقام ابراہیم علیہ السلام کے اور کسی جگہ بھی ہونی نہیں چاہیئے۔ اس حساب سے آپ کی نماز مواضعات۔ دھبو لی نزل کے۔ گیلن۔ روڑی۔ چندروڑ میں کیونکر جائز ہے؟ واہ آپ کی فہمید استنباط۔

اس مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہے کہ ایک ہزار سال سے یہ ہر چہار مذاہب وہر چہار مصلات کعبہ شریف میں ہیں۔ اب تک کسی عالم نے سوائے ظاہریہ کے جو متعدد دہیں اعتراض نہیں کیا کیونکہ یہ اعتراض آیت شریف وحدیث شریف پر ہے جنکے مطابق چاروں مذہب اور چاروں مصلے مکہ معظمہ میں مقرر ہوئے اور بنائے گئے ہیں۔ یہ حصہ محض لامذہبوں کا ہی ہے۔ جو سواد اعظم سے خارج ہیں۔ خدا ہدایت بخشے۔ آمین۔

اب جواب نثر کا نثر میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اختصاراً پورا ہوا۔ اغلاط کتاب صحیح کر کے نظم کا جواب نظم میں لکھا جاتا ہے۔

اغلاط رسالہ حق المیزان

صحت منجانب مصنف رسالہ میزان الحق (زیدلی)	اغلاط منجانب مصنف رسالہ حق المیزان	نشان سطر	نشان صفحہ	نمبر شمار
الضعیف	الضیف	۵	۲	۱
الاجتہاد	لاجہاد	۹	″	۲
بندہ حفیظ اللہ	بندہ مولوی صاحب حفیظ اللہ	۰	حاشیہ ۲	۳
مَاافْتَتَلُوْا	ما قتلوا	۲	۱۴	۴
شرع	شرح	۷	۱۴	۵
پاجی	پاژی	۱۱	۶	۶

۷	۱۵	۱	شرح	شرع
۸	//	۵-۶	عصا الله	عصیٰ الله
۹	۱۶	۷	جہیت یا تتصب	جہالت ـ یا التعصب
۱۰	//	۱۰	یفتر الکذب	یفتری الکذب
۱۱	۱۷	۵	اتوکو	اتوکوا
۱۲	۱۸	۱۸	یوم ندعو	یوم ندعوا
۱۳	۲۰	۱۶	ملت	ملة
۱۴	۲۱	۶	واحسن	وحسن
۱۵	۲۲	۳	انکتم	ان کنتم
۱۶	//	۱۷	اطیعوالله اطیعو الرسول	اطیعوالله واطیعوا الرسول
۱۷	۲۳	۲	فاتبعه الشیلین	فاتبعه الشیطن
۱۸	//	۵	تتفکرون	یتفکرون
۱۹	//	۱۳	افضلها	اقفالها
۲۰	//	۱۴	ما تبین	ما تبین
۲۱	//	۱۵	واملاهم	واملی لهم
۲۲	۲۵ و ۲۶		مو احد	موحد
۲۳	//	۱۱	قالو	کالو
۲۴	۲۸	۱۳	فاستمعو وانصتو	فاستمعوا له وانصتوا
۲۵	۲۹	۲	والضالین	ولا الضالین

حصہ دوم

جواب نظم

قولہ

لکھہ لکھہ حمد خداوند نون جو ہر شئے کرنے ہارا — اُس مالک باجھون دوجا کہیڑا کرنے ہار وچارا
پھر لکھہ صلوٰۃ سلام نبی نون جو سردار جہانان — اوسدی صفت نہ کیتی جاوے نہ جن وانسانان ص۱۲ س۲

اقول

کہہ بے حد بے شمار خدا دا حمد ہمیشہ بھائی — اوہ خالق رازق ہر شئے دا ہے دوجا ہور نہ کائی
پھر بے حد بے شمار نبی نون بہیج درود سلامان — کل اصحابان آل نبیؐ نون مجتہدان امامان
پھر پیران ہور ولیان تائیں رحمت ہووے الٰہی — استے ہر بزرگ دی عزت کرئیے بے ادبی گمراہی
اصحابان آل نبیؐ دی اُتے جو سلام نہ کردا — ہے بخیل تے حاسد بھاری ہو مُرتد اوہ مردا
اپنے ایس رسالے اندر قطب شاہ کی کیتا — درود سلام صحابان کولوں موہنہ اپنا اُس سیتا
واہ وا اہل سنت دا ہونا حب اصحابان بہارے — نام بہی لینا جائز ناہین کرنی سنت بارے
سنت سنت سونہوں بولن دشمن دلون بچانون — دھوکے باز فریبی ڈاڈہے ہین بے ادب بانون
آیت لکھہ قرآن شریفون اوسنون غلط کیتوئی — پڑھہ کے ویکھو کی کجھ غلطی مَا قَتَلُوْا وچ ہوئی
شان نزول اس آیت دا وچ حق یہود نصارا — مسلمانان دی طرف لگانا علم نہیں کجھ یارا
ایس زمانے اندر لوٹا ایہا نکل آیا — مفسد حاسد تے بے ادبان ہر جا شور مچایا
کرن توہین تحقیر امامان دین جنہان پھیلایا — اپنے آپ محدث بن کے لوکان نون بھکایا

سلہ اس جگہ پر مصنف صاحب نے صرف اللہ تعالے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیقدر تعریف کی ہے۔ مگر صحابہ کبار رضی اللہ عنہم پر درود شریف نہیں بھیجا۔ اسیطرح اُن کی کتاب ۷۰ ورق کی جو دو سال میں آپنے بڑی کوشش سے بنائی ہے جسکا نام ضمان الفردوس ہے اسمیں بھی صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام پر درود شریف نہیں لکھا یہ خاص طریق رافضیوں کا ہے انکی تصانیف کل میں اصحاب رضی اللہ عنہم سے بغض رکھا جاتا ہے

ڈردے نہیں بے ادبی کولوں ایہ وہابی بندے ‌ ‌ اگلیاں پچھلیاں سب بزرگاں گذرے نیک جو بندے
بہتفتری آپ تے لوکاں سدن شرم نہیں اوہ کردے ‌ ‌ اللہ نبیاں ولیاں اُتے سو سو عیب نے دھردے
آ شیطان انہاں دے تائیں سدھی راہوں بھلایا ‌ ‌ اپنے باجھوں ہور نہ چنگا شیطان سبق پڑھایا
رافضیاں تے خارجیاں ہور معتزلیاں نوں ملدے ‌ ‌ اہل سنت دے وچوں خارج ایہ وہابی ٹلدے
نام سنت والیں زبانوں دلوں عداوت کردے ‌ ‌ حضرتؐ تائیں بھائی سدن پئے غروراں مردے
شیخ نجدی دے پیرو ہو کے اپنا دین گوایا ‌ ‌ چھڈ کے مذہباں تہوں اک نیارا اپنا مذہب چلایا
اِنہاں لوکاں بابت حضرت پیشگوئیاں فرمایاں ‌ ‌ جیون جیون اِس ٹولیدی بابت بہت حدیثاں آیاں

احادیث پیشین گوئی نسبت غیر مقلدان

پہلی حدیث شریف یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و اباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ صحیح مسلم ازابی ہریرہؓ۔ یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے آخری زمانہ میں فریب کرنے والے جھوٹے مکار لوگ۔ لائیں گے تمہارے پاس ایسی حدیثیں کہ نہ سنی ہونگی تم نے اور نہ تمہارے باپ دادوں نے۔ سو بچاؤ تم اپنے تئیں اُنسے اور اُنکو اپنے سے۔ اسلیئے کہ کہیں گمراہ نہ کردیویں تمکو اور فتنہ و فساد میں نہ ڈالیں تمکو (صحیح مسلم میں ہے)

حضرت ابی ہریرہ پاسوں صحیح مسلم وچ آیا ‌ ‌ ہوسن وچ زمانے آخر نبی صاحب فرمایا
جھوٹے[۱] ٹھگ مکار فریبی لوگ حدیثاں لیاون ‌ ‌ سنیاں تساں نہ باپے دادے حیرانی وچ پاون
بچ بچاؤ اپنے تائیں اُنہاں فریبیاں کولوں ‌ ‌ دور رہو مکاراں پاسوں ایسے فعلوں قولوں

[۱] جھوٹے تے مکار آلخ یہ پیشین گوئی صاف ہی اکثر غیر مقلد لوگ وضعی احادیث اور موضوع اپنی کتابوں میں لکھکر عام لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں جیسے حافظ محمد لکھوکے والے نے جو پچاس سال حنفی المذہب رہکر غیر مقلد ہوگئے۔ وہ اپنی تفسیر محمدی کی اخیر جلد اور انواع محمدی میں حدیث بخاری سے لکھتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جواثا گاؤں میں نماز جمعہ کی پڑھی تھی حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گاؤں جواثا میں کبھی تشریف نہیں لے گئے۔ جس کی بابت مولانا حاجی حرمین شریفین مولوی غلام دستگیر صاحب حنفی نے اپنے رسالہ ظہور اللمعہ فی ظہر الجمعہ میں اچھی طرح سے تصریح فرمائی ہے ۱۲ منہ

تاکہ فتنہ وچ فسادان پاون ناہ تسانوں | ربا فضل کریں توں اپنا لئیں بچا اسانوں

دوسری حدیث شریف قال علیہ السلام والصلوۃ لعن آخر ہذا الامۃ اولہا جامع ترمذی۔ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دربارہ علامات قیامت کے کہ اس اُمت کے پچھلے لوگ اگلوں کو بُرا کہیں گے۔

ترمذی اندر اک علامت قیامت دی ایہ آئی | حضرت نے فرمایا سنیوں امت دی بُریائی
بُرے کہن گے اگیاں تائیں پچھلے لوگ آونّے | ایہ خاص علامت اس ٹولے دی پئی اُٹھاندے
مجتہدان اماماں ساریاں بولن بُرا زبانوں | مشرک کافر کرکے لکھن مارن تیر کمانوں
حنفی شافعی مالکی حنبلی ایہ بھی مشرک سارے | نقشبندی تے قادری چشتی سہروردی بھی سارے
صدیق اکبر نوں خاطی لکھیا بدعتی عمر دے تائیں | ایسی ایسی کوڑ بے ادبیوں ڈردے ہرگز ناہیں
قطب شاہ نے حاشیہ اُتے نام اصحاب لکھائے | ذرہ ادب تعظیم نہ کیتی بغض تے حسد بنائے
اہل بیت دے اسم مبارک چھڈے نال عداوت | امام صاحب نوں مندا لکھیا ازلی ایہ شقاوت
اس ٹولیہ یاں ویکھ کتاباں شک جے ہووے تینوں | حاشیہ دے وچ پتر ہیں لکھا مشکل بنے نہ تینوں

تیسری حدیث شریف قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر الزمان قوم احداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرہم یمرقون من الدین مروق السہم من الرمیۃ الحدیث متفق علیہ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکلے گی آخر زمانہ میں ایک قوم کم عقل کم سن زبان زد ہوگا اُنکے قال قال رسول اللہ یعنے بغیر حدیث کے کلام نہ کرینگے

سلہ دیکھو کتاب ظفر المبین تصنیف محی الدین تاجر کتب لاہور صفحہ ۱۸۹-۲۳۰-۲۳۲ - سلہ کتاب تحقیق الکلام تصنیف غلام علی قصوری ثم امرتسری صفحہ ۳۰-۲۷-۳۲ - سلہ دیکھو کتاب دراسات اللبیب غیر مقلدان صفحہ ۲۱۲ - اعتصام السنۃ صفحہ ۶۹ - انتقاد الرجیح صفحہ ۶۲-۶۳ سلہ حق المیزان صفحہ ۱۷ - سطر ۱۴ - مصرعہ ایہ سارے کہن اماموں مندے شرم نہ تینوں آئی یعنے تین امام آمین بلند کہتے ہیں کیا امام صاحب (یعنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ) سے وہ تینوں بڑے ہیں؟ توبہ۔ نقل کفر کفر نباشد مراد اس سے مصنف بے ادب وگستاخ کی یہ ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ تینوں اماموں سے بڑے ہیں ۱۲ منہ

پڑھیں گے قرآن کو نہ اترے گا ان کے حلق سے نیچے خلوص دل سے قرآن پر عمل نہ کرینگے۔ بھاگینگے دین سے جیسے تیر بھاگتا ہے کمان سے۔

تیجی ہور حدیث سنوں ایہ حضرت دا فرمودہ   جو وچ زمانے آخر والے اک ہوسی قوم بیہودہ
عقل تھوڑی تے عمر بھی تھوڑی ہوگ زبان تے جاری   قال قال رسول اللہ پڑھل تے بیسی بھاری
پڑھن قرآن زبان پر اپنے حلقوں ہیٹھ نہ جاسی   نال خلوص نہ پڑھسن دل وے گویا کرسن ہاسی
عمل قرآن حدیث نہ کرسن وینسن نسن اینویں   خبر نہ لگدی نسن ویلے تیر کماناں جیویں
چوتھی ہور حدیث بھی لکھاں ترمذی اندر آئی   پیشین گوئی اس ٹولے بابت حضرت نے فرمائی

چوتھی - حدیث شریف - قال علیہ الصلوٰۃ والسلام السنتھم احلی من السکر وقلوبھم قلوب الذیاب
ترمذی - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ زبانیں انکی شکر سے زیادہ شیریں ہونگی لیکن دل انکے سختی اور بیرحمی میں بھیڑیوں کی طرح ہونگے - جامع ترمذی -

زباناں اس ٹولیدیاں ہوسن ظاہر شیریں بھائی   تے دل اونہاندے بیرحمی تھیں بھگیاڑاں دے بھائی
جیبھوں ہوسے دل توں ہورشکل منافق والی   دین ایمان نہ ہوسی پلے مرسن ہوسکے خالی

پانچویں حدیث شریف - قال علیہ الصلوٰۃ والسلام فی وصف ھذا القوم منشمر الازار -
یعنے اس قوم کا یہ بھی نشان ہے کہ اونچے اونچے پاجامہ کے پائینچے ہوں گے - فتح البین -

اُچے اوچے پاجامے دے پینچے جان نشانی   ہے مشہور وہابی تینی بچی ایہ نشانی
پنجویں ہور حدیث سناواں وچہ غنیہ دے آئی   حضرت پیران پیر جیلانی رحمت ہوس الٰہی

چھٹی حدیث شریف - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی روایۃ انس رضی اللہ عنہ ان اللہ عزوجل اختارنی واختارلی اصحابی فجعلھم انصاری وجعلھم اصھاری وانہ سیجیئ فی اخر الزمان قوم ینقصونھم الا فلا تاکلوھم الا فلا تشاربوھم الا فلا تناکحوھم الا فلا تصلوا معھم الا فلا تصلوا علیھم حلت اللعنۃ

یعنے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار کیا اللہ نے مجھکو اور اختیار کیئے واسطے میرے اصحاب ۔ پس کیا انکو مددگار میرے اور سسرال میرے تحقیق آخر زمانے میں ایک قوم نکلے گی ۔ رتبہ اُن کا کم کریں گے اور نقص کرینگے میرے اصحاب کو ۔ پس خبردار نہ کھانا اور نہ پینا اُن کے ساتھ اور نہ نماز پڑھنا اُنپر وہ مورد لعنت ہیں ۔ صفحہ ۱۹۴ سطر ۱۲ غنیۃ الطالبین ۔

حضرت انسؓ روایت کیتی آں حضرتؐ فرمایا
آخر وچ زمانے ہوسی اِک ٹولہ گمراہیا

نقص اصحاباں میریاں اندر کرسی ہو گمراہی
رتبہ درجہ کم کریسی وگسی بار الٰہی

نال اونہاں دے کھانا پینا کرنا ترک ضروری
نکاح وِیاہ نہ کرنا ہرگز کرو اُنہاں تھیں دوری

اُونہاں نال نماز نہ پڑھیو نہ جنازہ کریو
اوہ ملعون الٰہی ہوسن دور اونہاں تھیں رہیو

ایس حدیثوں ثابت ہویا ایہہ وہابی ٹولا
نقص نکالن اصحاباں دے کرن نہ عزت تولا

مخترع بدعت خاطی آکھن اصحاباں دے تائیں
نام لکھن پھر ادب نکردے رضی اللہ بھی نائیں

جداں حضرتؐ دے درجہ تائیں بھائی نال طاون
پھر کی درجہ ہوگ اصحاباں کہندے نہ شرماون

ساتویں حدیث شریف صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللھم بارك لنا فی شامنا اللھم بارك لنا فی یمننا اے اللہ برکت دے ہمارے ملک شام میں اور ملک یمن میں ۔ وہاں کچھ لوگ نجد کے بھی بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے عرض کیا وفی نجدنا یعنے ہمارے ملک نجد کے واسطے بھی دعاے برکت فرمائیے ۔ مگر آپ نے پھر بھی دعا برکت شام اور یمن کے واسطے فرمائی ۔ پھر اُنہوں نے باصرار واسطے دعا برکت نجد کے عرض کی تو تیسری دفعہ اُس کے حق میں فرمایا ۔ ھنالك الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان ۔ یعنے ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اُٹھیں گے ۔ اور اُس سے نکلیگی امت شیطان کی ۔ فتح المبین تصنیف مولانا مولوی محمد منصور علیخان صاحب ؛

حاشیہ لہ دراسات اللبیب غیر مقلدان صفحہ ۲۱ اعتصام السنۃ صفحہ ۹۹ انتقاد الصحیح صفحہ ۶۲ ۔ ۲۳۰ ۔ ۳ ؎ حق المبین حاشیہ صفحہ ۲ ۔ سطر ۱۱ ۔ ۵ ؎ تقریۃ الایمان صفحہ ۲ سطر ۲

عبد اللہ ابن عمر تھیں آیا وچہ صحیح بخاری — حضرت شام مین دے حق وچہ دعا کرن اک واری
اے اللہ دے شام مین وچ برکت ملک اساڈے — اوتھے نجدی لوگ بھی آہے عرض کرن ہو سارے
حضرت پھیر دوبارہ کیتی شام مین دے تائیں — پھیر مر نجدیاں عرض کیتی یا حضرت نجد دے تائیں
پھر بھی تیجی وار نبی جی شام مین ہی بولے — عرض قبول نہ نجدیاں ہوئی آخر حضرت بولے
اوتھے زلزلے فتنے ہوسن نجد نہ برکت کوئی — نکلے گی شیطان دی امت اوتھوں ایہ گل ہوئی
باراں[۱۲۲۱] سو تے اکی دے وچہ نکلیا سنگ شیطانی — عبد الوہاب سدا دے نجدی پوری ہوئی نشانی
تمام مقابر روضے سارے اولیا واں فقراواں — ڈھاہ ڈھاہ زمین برابر کیتے شہریں ہو گراواں
پھیر لشکر اُس مردودے والا پہنچیا پاس مدینے — ویکھ مبارک روضے تائیں کہیا اوس کمینے
ویکھ بلند ایہ روضہ ایسا اگ کلیجے بل دی — ڈاہت ایہ ساریاں کولوں اسنوں ڈھانواں جلدی
ڈنگیا سپ جہنم گیا اوہ مردود اُتھائیں — باقی فوج قتل سب ہوئی کوئی بچیا ناہیں
سنہ[۱۲۳۲] بارا سو بتی اندر ایہ حقیقت ہوئی — درمختار دے حاشیہ اُتے شامی ایہ لکھیو ئی
اوسنے دے پت محمد بیچوں کتاب توحید بنائی — اُس دا ترجمہ اردو اندر تقویتہ لکھیائی
اوتھوں ہوئے وہابی سارے عبد وہابوں بھائی — سو وہ وہابیاں نجدوں ہویا صحیح حدیث جو آئی
اتھاں حدیثاں کولوں ثابت ایہ ٹولا شیطانی — صحیح حدیثاں غور کریں توں پیشگوئیاں الہامی

در بیان مذاہب اربعہ و تقلید مذہب واحد

قولہ

باجھ قرآن رسول نہیں تقلید کسی دی بھائی — عربی وال عبارت[صفحہ ۱۴ سطر ۱۳] بیلی جو لکھیں نال صفائی

اقول

عبارت عربی چوری کر کے عقد الجید دوں پائی — لوکاں نوں ایہ دھوکا دیتا ہیں ایہ آپ بنائی

اگوں پچھوں نظر نہ کرکے نال تعصب لکھیا   ابن حزم دا قول اگلا نال بے سمجھی لکھیا

تےعبارت اندر بندے ویکھیں آکھ سنایا   شرم ہووی تے ڈب ڈب مریں ایسا جھوٹھ بنایا

قولہ

تابعداری رب نبی دی اس بن ہور نہ کائی   تریجی بادشاہاں دی تابعداری کرنی آئی

صفحہ ۱۴ سطر ۱۵

اقول

واہ وا بیت کی عمدہ رلیا سکتہ مول نہ آیا   وانگو سیٹھہ جو پہلا مصرعہ دوجے نال لگایا

باجھ قرآن رسول نہیں تقلید کسے دی بھائی   پہلے لکھیا آپ ایہ مسئلہ ہن تیجے دی آئی

قولہ

واولی الامر منکم بیلی رب سچے فرمایا   شان نزول اولی الامر حق بادشاہاں دے آیا

ایہ عام حکم ہے ماں پیو نمبردار بھی اسیوچ سارے   وچ زمانے ہوون جہڑے حکم چلاون ہارے

اقول

ادھی گل تے کچی کرکے لوکاں نوں بہکایا   صاف صحیح جو بات برابر اس تھوں منہ چھپایا

ایہ ایمان تے راست بازی ہے ایہاں لوکاں والی   ظاہر کراں میں باولو الامر دی ایہ حقیقت بھالی

بیشک شان نزول اس آیت بادشاہاں حق آیا   تے بعض مفسر علما آکھن مجتہداں حق آیا

اسیوچ شک نہیں ہے ذرہ حضرت وقت پیارے   کل خلفا علما برابر مجتہد ہوئے سارے

بغوی وچ کبیر مدارک ہور بہت تفسیراں   حضرت ابن عباس صحابی دتیاں بہت نظیراں

اولی الامر دہ مجتہد جو استنباط کریندا   اللہ خود اس آیت اندر وچہ قرآن لکھیندا

قولہ نمبردار بھی۔ ایہ متعصب صاحب مصنف رسالہ کا ناظرین ملاحظہ فرماویں۔ کہ اپنے رسالہ کے صفحہ ۵ سطر ۱ میں لکھتا ہے۔ کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اولی الامر نہیں ہیں یہ کیسی صریح گستاخی اور انکار آیت اور خلاف کل مفسران و اجماع کے ہے۔ سبحان اللہ علمیت لور وہ نمبردار جنکے نام کا لوکجتا ہیں اور جنکا امید ہے کہ اب پاخانہ پھرنے کے بھی نہیں آتے ہونگے وہ اولوالامر بن گئے۔ ہائے افسوس۔! یہ محض بغض حضرت سراج الامت والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور قلبی عداوت ان کے ساتھ کی گئی ہے۔ خداوند تعالی ایسے عالی شان دینا امام مجتہد کے ساتھ جیسے جاہ آج تک کوئی نہیں ہوا عداوت اور بغض رکھنے کا بدلہ اپنی جناب پاک سے دیوے گا ۱۲ منہ

واولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم

ایس آیت تھوں ثابت ہویا بلکہ استنباطی
اولی الامر دی شرط ایہا ای حکم الٰہی ذاتی

استنباط وا ملکہ ظاہر مجتہداں دے تائیں
اولی الامر دی ایہ ضروری اسو چہ شک لیائیں

جس حاکم وچ ملکہ ایسا استنباط نہ ہووے
اُسدا حکم نہ منن لایق غیب شرع نوں ڈھووے

بادشاہ اسلامی سارے روم شام تے ہندی
مجتہداں دے مسئلہ او ستے تاج تک کرن پابندی

استنبولی بادشاہاں دا حکم عرب وچہ سارے
اک ہزار برس تون جاری وسان گزر وارے

منوں مذہب چار تمامی حق پر جانوں چارے
لے کر وتقلید اسکے دی بھائی اللہ نشان سوارے

وہابیاں تائیں فرض ہویا ایہ حکم امراسلامی
جیکر منن اسنوں ناہین تاں ایہ کوڑے خامی

نمبردار اولی الامر وچ داخل کتھوں ہوئے
طہارت بدن دی خبر نہ کائی ڈھگیاں پچھے موئے

کالو بخشا نام جنہاں دے ناموں ظاہر ہوون
اولی الامر اوہ سچے ہوسن واہ مسایل وھوون

ٹبر دا گذارہ کیتا نمبردار دھبولی
اولی الامر پھر کیوں نہووے ویچن گاجر مولی

حق ادائی پوری ہوئی مولوی صاحب ولوں
وڈے قاف دے نال بھی لکھیا قالو اپنے کلوں

اولی الامر وہابیاں سنکے نمبردار گراوان
جیہڑے ٹبر پالن اونہاں دانہ پھکا ناوان

آپے آکھن حکم نہ منو تا جہ خدا رسولے
پھر آپے نمبردار ملاون ویکھو کار جہولے

قولہ

اوہ بےعلم بیچارے ایہ آیت سبھ پڑھن سناون
واولی الامر امام اعظم[صفحہ ۲ سطر ۱] حق آکھن نہ شرماون

اوہ کیوں شرماون علم قرآن حدیث نہ پڑھیا کوئی
نہ تفسیراں پڑھیاں شان نزولاں خبر نہ ہوئی

اقول

کالو بخشا نمبرداراں دے حق آیت آئی
امام صاحب[رح] دے حق وچہ ناہیں شرم نہ ہرگز آئی

ﮯ ۵ یہ دو بیت کے مصرعہ اول بہت طویل ہیں اور ناموزون تک بندی آپ کی مشہور ہے ہم بلیہ ہے ۱۲ منہ

نمبرداراں ٹبر پالیا امامؑ صاحب نہ یارو — ایسے خاطر حق اوہناں دے آیت ایہ گذارو
امام صاحبؒ تھوں درجہ وڈا اوہناں نمبرداراں — توبہ ایس خیالوں ربا شرم نہ دیرہ داراں
علم قرآن حدیثاں پڑھیاں نالے کل تفسیراں — شان نزولاں عمدہ کڈھیاں گھڑیاں ایہ تقریراں
واہ علمیت اتے تکبر کرن توہین اماما ں — اللہ ولوں وگ گئی ہے ایہناں کوڑیاں خاماں

قوله

اس آیت وچ حکم اماماں چوہاں تابعداری — ہکدی تابع تناں چھوڑن مت انہاں دی ہاری
سوچ کرے جے اس آیت تھیں ثابت مذہب کردے — تا تابعداری چوہاں اماماں واجب اوپر ہر دے
اس آیت تھیں تابعداری چوہاں اماماں آئی — سوچ کریں تے سمجھیں بھلی بات انصاف بھائی

اقول

پہلے لکھیا تابعداری رب نبی بن نا ہیں — پھر پچھوں اس دے پادشاہاں دی تبجی نال رلائیں
ایہ مسئلے لگے بھل گئے ہن وسی تابعداری — چوہاں اماماں بن دیاں دی اس آیت تھیں جاری
تابع اک نہوناں ہرگز تقلید چوہاں دی کرنی — اس آیت تھوں واجب ہولی گل انہاں کن سٹنی
مولوی صاحب وسوسانوں چہنہ بڑیاں لت دھر کے — اس دریا وہابیت نوں کیویں لنگھسو تر کے
وچ غوطے کھا کھا مرسو ڈاہڈی گھمن گھیری — اک دوجے دی مدد نہ ہوسی کرسو تیری میری
مسئلے پچھاں دو تن تیتھوں بابت تابعداری — کیونکر سبھن چوہاں اماماں جو واجب ہے بھاری
امام اعظم تے مالک صاحب کہن حلال ابابیلی — امام شافعی صاحب اُس دے تائیں کہن حرام فیلیے
امام اعظم تے مالک صاحب مور حلال بتاون — شافعی حنبلی اُس دے تائیں اسیح حرام بتاون
حنفی مالکی ہُدہُد تائیں کہن حلال برابر — شافعی صاحب اُس دے تائیں کہن حرام سراسر
امام اعظم صاحب بجو تائیں کہن حرام صریح — شافعی صاحب حلال بتاون سمجھن ناہ قبیح

جنگلی چوہا ساہی تائیں کہن حرام امام
کچھو کیکڑہ حرام بتاون حنفی شافعی صاحب
لومڑی گوہ حرام بتاون حضرت صاحب امام
حرام گیدڑ دے تائیں لکھن ابو حنیفہ بھا لی
بیغل تائیں امام صاحب نے کھان حرام بتایا
ہور بہتیرے ایسے وانگوں اختلافات امامان
اک دن اک نوں نوش کرین گا جان حلال عمیم
جیکر انہوین چوہان امامان کرسین تابعداری

حلال بتاون اوہنان تائین شافعی صاحب امام
حلال لکھن پر اوہنان تائین مالکی حنبلی صاحبا
تے شافعی صاحب حلال بتاون اوہنان لاکلام
احمد حنبل گیدڑ تائیں لکھن حلال ملا لی
تے شافعی صاحب اُسدے تائین اصح حلال بتایا
کیونکر کرین تعمیل انہاندی وسین کراملامان
دوجی دن پھر اُسدے تائین کرین حرام اثیم
تان توں آیت ایس مطابق ہوسین کافر ناری

قال اللہ تعالیٰ ۔ انما النسیٔ زیادۃ فی الکفر یضل بہ الذین کفروا یحلونہ عاما ویحرمونہ عاماً
یعنے سوائے اسکے نہیں تاخیر کرنا بڑھاتا ہے کفر مین گمراہ کیئے جاتے ہین بسبب اُسکے وہ لوگ کہ کافر ہوئے
حلال جانتے ہین اُسکو ایک سال اور حرام جانتے ہین اُسکو ایک سال ۔

ایہ طریقہ کافران والا اللہ جی فرماون
جو کوئی تابعداری ایسی کرسی چوہان امامان
ایسے ہور مسایل بہتے جیہی تلفیق اسہا لی
تقلید شخصی دی بابت جو کچھ لکھیا کل علماوان
عرب عجم دے فتواں تے بکے ہور مدینے
حضرت پیران پیر جیلانی رحمت ہوس انہون

جانن درہا حلال اک شے نوں پھیر حرام بناون
اس آیت تھوں کوڑے سمجھو بے تمیزان جاہلان
نال اتفاق دے سارے باطل ویکھہ کتابان بھائی
اشتان نال حدیثان ثابت کیتا ہے صلحاوان
جاری ہوئے ہر جا گہہ وچ سمجھو نال یقینے
غنیہ دے وچہ کی فرمایا بُھلو نا ہین رہا ہون ۔

قال الامام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ (واماتنا علی مذہبہ
اصلا وفرعا وحشرنا فی زمرتہ) یعنے فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ احمد ابن محمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ

علیہ نے دیا رہے ہمکو خدا اوپر مذہب اُسکے کے۔ اصول اور فروع میں اور اٹھاوے ہمکو اُسکے گروہ میں)
غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۷۸ سطر ۷ ۔

قطب ربانی پیر جیلانی غنیہ وچ فرماون ۔ گمراہاں نوں سمجھ نہ آوے اوجھڑ بھلے جاون
مارا سانوں اوپر مذہب احمد حنبل والے ۔ اصول فروع سب اونہاں اوتے رب اسانوں پالے
حشر اساڈا کریں الٰہا اوپر گروہ اونہاں دے ۔ جو متعصب ضدی ہوون اوہ گمراہ ناخواندے
شخصی ایہ تقلید ہوئی جو پیر پیراں فرمائی ۔ تینوں غنیہ دے وچ یارا ہرگز نظر نہ آئی
جیکر ہن بھی شک ہے تینوں غنیہ کڈھ دکھائیں ۔ صفحہ اکہتر اٹھ سو دے وچ ستویں سطرے پائیں
پتی ضد تعصب والی چھڈیاں اُستے شخصی ۔ بات یقینی چھڈ چھڈا کے عمل کریں پر ظنی
حضرت پیراں کیوں نہ کیتی تابعداری جوہاں ۔ میں تینوں سگ درگاہوں جہڑے فرق ہزاراں کوہاں
ایویں سبھ مقلد ہوئے[1] شخصی عالم سارے ۔ کجھ قبول کرو اللہ جو تقلیدوں ہارے
انجاث فریدکوٹ دے جہڑے ویکھن لائق ایہا ۔ مولانا[2] قصوری صاحب کیتا تبیض اویہا
فرصت نہیں جے طول کراں میں ایس لئے ستائیں ۔ عاقل نوں اشارہ کافی جاہل ڈنڈا نائیں

قولہ

قال اللہ تعالی انما یفتری الکذب الآیت صفحہ ۱۶ سطر ۱۰ ۔

اقول

آیت غلط لکھی ایہ دیکھو یفتر الکذب بنایا ۔ لکھنا چاہیئے یفتری الکذب ۔ یا واحرف گھٹایا
کلام اللہ نوں کم و زیادہ کرنا کفر اہیا ئی ۔ سچیو اس بدراہی کولوں ڈاڈھی ایہ گمراہی

[1] انجاث فریدکوٹ نام کتاب جسمیں مقلدین و غیر مقلدین کی بحث جو ریاست فریدکوٹ ملک پنجاب میں ہوئی عمدہ طور پر درج ہے ۔ ۱۲

[2] مولانا ابوالفضل اولیا حضرت حاجی حرمین شریفین زاد اللہ شرفہا حضرت مولوی ابو محمد عبدالرحمن غلام دستگیر صاحب حنفی جنہوں نے انجاث فریدکوٹ کو بطور رسالہ کے مرتب کرکے اپنی طرف سے بہت سے توضیحات کے ساتھ مزین کرکے چھپوایا ۔ ۱۲

اینوین صفحہ اونتی اندر ووجی سطرے دیکھین ۔۔۔ اوہ تحریف کلام اللہ دی والضالین نون لکھین
ولا الضالین وی جاگہہ لکھیا والضالین کتابین ۔۔۔ معنے اُلٹ کفرون پہنچے خبر مولف ناہین
ہوون مصنف الایق ایسے لکھیا حرف سجاوے ۔۔۔ جیکر نقل کتاب کرین تدبھی صحیح نہ آوے

قولہ

ہن گوڑ طوفان ہولاون مفتی خوف خدا نہ کھاون ۔۔۔ اہل سنت نون کہن وہابی آکھن نہ شرماون

اقول

مفتی صاحب جالندھر دے فاضل جو کہاون ۔۔۔ ایہہ کوڑ طوفان اُنہاں نون شاید نال اشارہ لاون
نام اُنہاں دا ولی محمد ہین مشہور پنجابی ۔۔۔ جیوین شیطان لاحولون نسدے اینوین جان وہابی
نال پہاڑان منتہالانا سر دو ٹکڑے ہوسی ۔۔۔ حرف صحیح نہ لکھنا آوے اُس مفتون پھرکی ہوسی
اہل سنت دے وچون خارج ہوئے وہابی سارے ۔۔۔ رافضیان ہور خارجیان دے بھائی خاص پیارے
دیکھو فتوے عرب عجم دے جاری ہوئے تمامی ۔۔۔ وہابی اہل سنت تھون خارج جانون خاص عوامی

قولہ

صفحہ ۱۴ ۔ سطر ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ ۱۷

اہلسنت دے معنے مین ہن آکھ سناوان بھائی ۔۔۔ جیوین غنیہ دے وچہ پیر جیلانی لکھے نال صفائی ۔
صفحہ ۱۶ چھپا ہوئین سطر بارہوین دیکھین شک نہ آئی ۔۔۔ سنت معنی سنت رسولی لکھیے پیر جیلانی ۔
جماعت معنے قول فعل جو اصحابان دے کردا ۔۔۔ نام جماعت اُسدا فعل اصحابون کرے نہ ڈردا

اقول

واہ واہ معنے اہل سنت دے غنیہ پوچ آئے ۔۔۔ تے معنے ہور جماعت والے پیر جینگے فرمائے

سلہ علمیت مصنف حق المیزان اور ضمان الفردوس کی یہ ہے ۔ کہ ولا الضالین کو الضالین لکھا ۔ اسی طرح رسالہ ضمان الفردوس مین صفحات ۱۶ ۔ ۲۴ ۔ ۲۵ مین لکھا ہے ۔ کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ زبان سے کہے وہ بہشت مین بایمان داخل ہوگا ۔ حالانکہ اس کلمے کے کہنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے آپکی لیاقت یہ ہے کہ آپ کو کلمہ طیبہ کے معنے بھی نہین آتے دعوے محدثی ۱۲ منہ

سلہ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا مولوی ولی محمد صاحب فاضل جالندھری نے مصنف کو کبھی بہت تنگ کیا ہے جیسے اُنکی طبیعت وہابیوں کے برخلاف ہے

صفحہ چھپا نوین غلط حوالہ اکو چھپا یوئن پورا
اکو مسئلہ دس اسانون فعل اصحابان والا
وتہیہ تراویح نال جماعت حضرت عمر توں ہوئی
پنج سو ستھ صفحے دے اندر غنیہ دے وچ آیا
اہلسنت سب اسے تائین فعل اصحابان کردے
واہ کیا فعل اصحابان کردے پڑامناون اہلنون
بدعت نوین بنائی اُس نے وتہیہ تراویحان والی
جو کوئی اہل سنت دے وچون وتہیہ تراویحان پڑھدے
ایسے خاطر اہل سنت تھون ہوئے وہابی خارج
فعل اصحابان پورا پورا واہ وہابی کردے

عینک والیان نظر نہ آوے صفحہ بہی پورا پورا
جھونکر کرن وہابی پورا ایہ کوڑیان دا چالا
اج تک اہل سنت وچہ جاری ایہا سنت ہوئی
وتہیہ تراویحان وچ رمضانی حضرت عمرؓ تھون آیا
وہابی منکر فعلون ہوئے اٹھ تراویحان پڑھدے
حضرت عمرؓ نون بدعتی آکھن ایسے گلون اسنون
پڑامناون حضرت تائیں سنت کہی پالی
انہان تائین بدعتی بولن شرم نہ ہرگز کردے
نام سنت دا ہونہوں لے کے اوتھے کرن اجابح
جھوٹے جھوٹھ پکارن اپنیوں کوڑیان گلان کردے

قوله

صفحہ ۱۲ سطر ۱۲ - صفحہ ۱۶ سطر ۱ - ۲ - ۴ -

اہل ہوائی رفع الیدین تے آمین اوچی پاروئن
آمین رفع الیدین خانہ کعبہ وچ ہن تک جاری
تن امام ایہ عمل کرن وچہ خانہ کعبہ جالی
پھر پیر جیلانی رفع الیدین بلند آمین بھی کردا

اہل سنت سنگ لڑدے نالے منع کرن انکارون
مگر امام سورہ فاتحہ بہی پڑھدی ہاوکی ساری
چوتھے صاحب عمل نہ کیتا ایہ بھی حق پچھانی
سنت رسولون کون پھرے ہتھ بدعتیان توں ڈردا

اقول

اہل ہوائی آپے ہوون نام سنی دا لیون
ضدان نال آمین پکارن لوکان دھوکا دیون

ل کتاب دراسات اللبیب غیر مقلدان ہین بہ صفحہ ۱۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بسا علت بیش تراویح مقرر کرنے کے مختصر بدعت لکھا ہے - نعوذ باللہ منہا - حدیث شریف علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین کی کیا اچھی تعمیل ہوتی ہے - پھر بدعت کو ہم اصحاب کیا رضی اللہ عنہم افعال کو ادا کرتے ہیں - ایسے جھوٹے کذاب کو خدا کی ۶ ر ۱۲ - منہ

پھر آپے آکھن رفع یدین تے آمین جو نہ کروا | درست نماز نہیں ہے اُسدی جو ایہ فعل نہ کروا
تان بھی ضد فسادان جھگڑے ایہنان لوکان پائے | ہر گھر وچ لڑائی جھگڑے فتنے کفر چلائے
پہلے پنجابان برسان کولون کوئی فساد نہ آہا | ہر اک مومن بھائی بن کے کیتا خوب نباہا
اُستھون پچھے اس ٹولے نے اہل ہوائی جھیڑا | اپنی حرص ہوا دے سبب پایا داڈھا جھیڑا
مکے مُڈے وچ رفع یدین تے آمین اُچی کہندے | ہین مقلد سارے اوتھے چڑے کہندے رہندے
اہل ہوائی تے لامذہب ہور وہابی کوئی | اُس جاگہ وچ نظر نہ آوے ایسا بندہ کوئی
جو کوئی اوتھے ایہ عقیدت شامت نون کہہ بیٹھے | فتویٰ قتل کفر دا لگدا فوراً اُس دے اُتے
جیویں نذیر حسین[1] اُنہاں دا وڈا امام سداوے | پیر جیلانی پچھے اُسدا نام مصنف لیا وے
اپنا اوس عقیدہ اوتھے ظاہر کیتا ساہی | فتویٰ کفر تے قتل سنایا علماوان نے بھائی
توبہ کیتی جان بچائی دِلّی مشکل آیا | نہیں تان اُس نے لامذہبی دا چنگا مزہ سی پایا
دو امام رفع یدین تے آمین اُچی کہندے | سورہ فاتحہ نالے پڑھدے مگر امام دے کہندے

قولہ

رفع الیدین آمین بلند دی منع دلیل نہ کائی | بدعتیان رل نال جاہلان سر خود مٹی پائی

اقول

رفع یدین منسوخ ہوئی آمین بلند بھی نالے | آیتان انے حدیثان ثابت دِتے نشر حوالے
ضدّون نال تعصب جیکر نظر نہ کرن وہابی | عینک والے ویکھ نہ سکن اُلٹن ورق شتابی

قولہ

فاتحہ منع دلیل نہ کائی وچہ قران حدیثان | اہل جہالان بدعتیان رل کیتا شور خبیثان

[1] مولوی نذیر حسین دہلوی نے جسکے نام کے ساتھ سید اور محمد کا لقب بڑے ادب سے لگایا ہے۔ اور حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے بعد یہ نام حاشیہ پر لکھا ہے۔ مکہ معظمہ میں اپنے عقائد لامذہبیانہ وغیر مقلدی ظاہر کیا تھا جو فوراً علماء حرمین شریفین نے کفر کا فتوے دیا جو توبہ کرکے دہلی میں پہنچے ۱۲ مصنف

اقول

اثباتاں نال حدیثاں ثابت فاتحہ منع تاکیداں ‏— کوڑی گل ایہ اہل ہوایاں لامذہباں پلیداں

قولہ

اے مفتی صاحب اسیں وہابی سچ مچ ہجے بھائی ‏— رب وہابی محمد وہابیاں نام وہاب ایہا ئی

اقول

واہ واہ کیا لیاقت مادہ صرف نحو دا ڈاڈھا ‏— رب وہابی خوب بنایا سمجھ نہ گھاٹا واد ھا

وہابیاں دا بھی رب وہابی اکو جیہے ہو سئے ‏— وہابی بندے رب برابر دوجیوں ترتبیوں ہوئے

جیکر رب وہابی ہویا کون ہویا رب تیرا ‏— اک رب ہور بنایا توبہ مشرک ہویا وڈھیرا

سمجھ وہابیاں دین دے اندر ہرگز ذرہ ناہیں ‏— مشرک خاص بنے اس گلوں پچھو لوکاں تائیں

یا نسبت دی رب نوں لائی جو ہے واحد مولیٰ ‏— ناطیوں نسبتوں پاک الٰہی ہر شے کولوں اولیٰ

نویں عالم نے رب دے تائیں یا نسبت دیتی لائی ‏— رب وہابی خوب بنایا واہ واعقل دانائی

ایہ وہابی عبد وہابوں نجدی جو ہو یا لی ‏— اسدے پیرویاں نام وہابی لوکاں چاڑ کھیائی

جسدی بابت پیشگوئی ہے حضرت نے فرمائی ‏— سچے لکھی حدیث میں ساری دیکھیں جے دل آئی

قولہ

پھر نبی صاحب بھی سچ وہابی اوچی آہیں کہندا ‏— ابوبکر تے عمر عثمان علی بھی کہندا رہندا

اقول

دیکھو ادب تہذیب لکھن وانی صاحب بھی کہندا ‏— پھر چوہاں یاراں دے نام لکھے تے لکھیا کہندا رہندا

ادب نہ ذرہ داراں ہرگز حب محبت ناہیں ‏— جیکر ہو وے محبت بھورا ایسا لکھن ناہیں

آہیں آکھن وا چوہاں یاراں مسئلہ کوڑ بنایا ‏— وسیں کہڑی جاگہ لکھیا کوڑو کوڑ ہو لایا

حدیثاں دو سناواں تینوں شاید شرم کجھ آوے ایسا جھوٹھ بنانے والا رب توں بدلا پاوے

پہلی ۔ حدیث شریف قال ابو وائل لم یکن عمر و علی یجھران ببسم اللہ ولا بالتامین یعنے کہا ابو وایل (رضی اللہ عنہ) نے نہیں تھے عمر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما جہر کرتے ساتھ بسم اللہ اور آمین کے روایت کیا اسکو طبرانی نے کتاب التہذیب میں ۔

دوسری ۔ حدیث شریف ۔ وعنہ کان عمر و علی رضی اللہ عنہما لا یجھران بالبسملۃ ولا بالتعوذ ولا بالتامین اور انہیں سے ہے ۔ یعنے حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسم اللہ اور اعوذ باللہ اور آمین کو بلند نہیں کہتے تھے ۔ روایت کیا اسکو سیوطی رحمہ اللہ نے جمع الجوامع میں ۔

ایہناں دوہاں حدیثاں کولوں ظاہر ہویا بھائی حضرت عمرؓ تے حضرت حیدرؓ ایہا کم کیتا ائی
بلند آمین نہ آکھی ہرگز حضرت عمرؓ تے حیدرؓ ایہناں حدیثاں کولوں ثابت تیرا کوڑ سراسر

قولہ

صفحہ ۱۷ سطر ۱۳

فرض کیتا جے ہک امام بلند نہ کہندا بھائی ایہہ سارے کہن اماموں منہ کے شرم نہ تینوں آئی

اقول

اے گستاخ بے ادب بزرگاں اپنی جیبھ سنبھالیں کریں غرور تکبر ایسا دیویں اماماں گالیں
گویا امام صاحب ہین منہ کے ایہہ عقیدہ[۱] فاسد باز آویں توں گالیاں دینوں اے متکبر حاسد
ہیں بھی اہل سنت کہلاویں شرم نہ آوے ذرہ اہل ہوایاں رافضیاں دا ایہو کم مقرر ہ

قولہ

کہن وہابی مرض سودا دی اندر ایہناں وہابی جے لکھ سیانے کرن دوائیں ہرگز ایہہ نہ جانی

اقول

کر کہت بیمار وہابی سارے کرن پرہیز نہ کائی حاکم حکیم نہ منن ہرگز بد پرہیز غذائی

---

[۱] مصنف کا عقیدہ یہ ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ توبہ نعوذ باللہ اچھے نہیں یعنے تینوں اماموں سے منہ سے یعنے برے ہیں ۔ خدا کی مار ایسے گستاخ پر ایسے الفاظ کہتے ہوئے ذرہ خوف نہ آیا ۔ ۱۲ منہ ۔ [۲] دیکھو کتاب انتصار الاسلام ۱۲ منہ

جیکر حکیم نوں چھڈ چھڈ کے پھر دے بھکے کھانے — کجھ اعتبار کیسے تے ناہیں صحت نہ ہرگز پاندے
ایہ بیماری بدپرہیزی ہرگز مول نہ جاسی — ننگ سک لکڑ ہو کے مرسن جگرا وڈھ وڈھ کھاسی
جد تک اک حکیم دے اُتے صدق ایمان نہ لیاون — تد تک صحت نہ ہوسی ہرگز خون جگر دا کھاون

قولہ

صفحہ ۱۸ سطر ۳

اے مفتی صاحب منع بلند آمین دے کرنے والا — وچ دھبولی آوین تیرا کریسے خوب منہ کالا

اقول

ایہ مفتی صاحب جالندہر دے جنہاں مخاطب کیتا — کالا منہ کرن وا دیکاں نال جبر دے کیتا
وچ دھبولی بادشاہی ہے شاہ ہے نوابی — یا عدالت فوجداری ہے دیوین حکم عتابی
تحصیلداری دھبولی اندر یا ہے تھانہ داری — نہیں یقین ایہ عہدہ ہوون گئی نہ ڈیرہ داری
رکھدا اللہ درجے درجے ہر اک بندے تائیں — جیونکر اللہ نوں ہنہ نہ دیندا ہر گز گنجے تائیں

قولہ

صفحہ ۱۸ ۔ سطر ۴ ۔ ۵ ۔ بلفظہ

ایہ اہل ہوائی بدعت والا نوں لا جان ایہائی — اہل ہوائی بدعت والیاں نگر نماز نہ کائی
ایہ پیر جیلانی غنیہ دے وچہ واضح کر سمجھایا — غنیہ اندر صفحہ پچاونجویں جیلانی فرمایا

اقول

اگوں پچھوں چھڈ عبارت وچوں کاٹ دکھاوان — ایہ ہمیشہ اہل ہوایاں عادت بدعیاں بنایان
اہل ہوائی بدعت والا نوں لا کہہ سمجھاوان — اوسے غنیہ دی عبارت لکھ کے صاف دکھاوان

قال سفیان بن عیینۃ رضی اللہ عنہ من نطق فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ بکلمۃ
فھو صاحب الھوی واھل السنۃ اجمعوا علی السمع والطاعۃ لائمۃ المسلمین واتباعھم صفحہ ۱۹ سطر ۷ غنیۃ الطالبین
یعنے کہا سفیان رضی اللہ عنہ نے جو کوئی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نکتہ چینی یا گفتگو اور کلام کرتے

اہل ہوا ہے۔ اہل سنت وجماعت کا اجماع ہوا ہے کہ اماماں دین اور مسلمانان دین کی بات سنکر اس پر عمل کیا جاوے
اور اُنکی اتباع یا تابعداری کی جاوے۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۴۵ سطر ۹ ۔

حضرت پیر محبوب الٰہی غنیہ وچ لکھاون
ایہ حدیث حضرت سفیانوں واضح کر سمجھاون
جو کوئی حق اصحاباں اندر کردا نکتہ چینی
نالے نقص نکالے اونہاں بات کرے بدبینی
ایہ علامت اہل ہوایاں بدعتیاں دی پوری
حضرت عمرؓ نوں بدعتی آکھن ہوئی نشانی پوری
ہویا ہے اجماع بھی اسپر اہل سنت دا بھائی
اماماں دین تے بادشاہاں دی کرن اطاعت آئی
مسلماناں دی تابعداری جو دیندار پیارے
رحمت ہووس محبوب الٰہی کیتے جس نروارے
اہل ہوائی اوہو کہیے جو خواہش اپنی کرکے
سوکھے سوکھے مسئلے ورتن جو چاہن منہ دھرکے
بدعتیاں دی بابت جو کجھ رب نبی فرمایا
کل نشانیاں اہل ہوایاں ظاہر کراں سوایا
اول حکم خداوندوالا نقل کراں بن سارا
سورہ آل عمران دے اندر جیہڑا آیا پارا

علامات بدعتیاں

قال اللہ تعالیٰ۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینٰت ط واولٰئک لھم عذاب عظیم ۵ یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ ہوا اے مسلمانوں مانند اُن لوگوں کے جو متفرق ہوئے عداوت کی وجہ سے۔ اور اختلاف کیا اپنے دین میں بعد اُس کے کہ آئیں اُن کے پاس دلیلیں کھلی ہوئی اور وہ متفرق اور مخالف لوگ اُنکو واسطے ہے عذاب بڑا ۔

اللہ ایہ فرماوے ظاہر وانگ اُنہاں مت ہویو
تفرقہ پاکے نال عداوت دین نہ اپنا کھویو
جو متفرق اتے مخالف اہل سنت دے ہوئے
وچ تفسیراں لکھیا ایویں بدعتی اوہو ہوئے
جیویں جان بہتر فرقے ضد عداوت کرکے
اہل سنت تھوں خارج ہوئے بدعتی بدعت کرکے
تفسیر کبیر اعظم دے اندر جلد چہارم والی
لکھی اس آیت دے نیچے ضدّاں ٹولی والی

علما سلف تے مجتہدان نون کرن تبرا جہڑے   اوہو بدعتی ظاہر ہوئے جنہان پائے جھیڑے
جیوین حضرت ابن عربی نون مولوی روم دے تائین   مولوی جامی ہور بزرگان کافر لکھیا پا ئین
وچ رسالہ شاہ طیوری محمد حافظ لکھوی   کافر لکھیا ایہنان بزرگان کیتی سخت بے ادبی
اس آیت تھون ثابت ہویا اہل ہوائی ایہا   بدعت والا ٹولا ایہو اللہ سچے کہیا

حدیث شریف عن عایشۃ رضی اللہ عنہا من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد۔ یعنے بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے دین مین اور شریعت مین جو اسمین نہین سو وہ نئی بات اور اسکا نکالنیوالا مردود ہے **ف** دین مین چار چیز اصل ہین ایک تو **قران** دوسرے **حدیث** تیسرے **اجماع** اور **اتفاق امت** چوتھے **قیاس شرعی**۔ جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہے صفحہ ۱ سطر ۱۸ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار مولوی خرم علی موحد۔

تحفۃ الاخیار دے اندر دسوان صفحہ نکالین   خرم علی موحد صاحب لکھیا وچ سنبھالین
چار اصول دلیلان شرعی اندر دین رسولے   آیت پہلی جان برادر دوم حدیث رسولے
تیجا ہے اجماع امت دا یا اتفاق پچھانی   چوتھا قیاس ہے مجتہدان دا اسوچ شک نہ آنی
ایہنان چوہاں دلیلان باہر اوہو بدعت ہوئی   اسنون بدعی ٹولا سمجھو منکر ہے جو کوئی
اجماع قیاس نون منے ناہین ایہ وہابی ٹولا   بدعتی اہل ہوائی پکے شک نہ مانشئو تو لہ
پیشگوئی وبیان کل حدیثان اس ٹولہ پر جادی   اہل بدعت ایہ ثابت ہوئے لکن جو بنیلی زادی

وہذہ الطایفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار طحطاوی حاشیہ در المختار کتاب الذبائح۔ یعنے یہ گروہ نجات پانے والا جمع ہے

اَج کے دن چار مذاہب ہیں۔ اور وہ لوگ حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی۔ ہیں اور جو کوئی ان چاروں سے خارج ہوا وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔

حاشیہ درمختار دے اُتے کتاب وِچ آیا ۔۔ طحطاوی صاحب واضح کر کے لکھیا تے سمجھایا
ناجی ٹولا ایہو اجکل چارے مذہب جہیڑے ۔۔ حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی کر اجماع نبیڑے
جو کوئی خارج ایہناں چوہاں تھوں اوہ بدعتی ناری ۔۔ سوئی ایہ وہابی ٹولا اہل ہوائی ناری
چوہنہ مذہباں نوں مشرک لکھن کرن نہ تابعداری ۔۔ پس ایہ ٹولا ثابت ہویا بدعتی پکا ناری
ایسے اُتے فتوے جاری کل ملکاں اسلامی ۔۔ دستے کدھ سیتاں وچوں مقصد بدانجامی
ہور سنو ہن عقد الجید وِں شاہ صاحب فرمایا ۔۔ واہ واہ اچھا فیصل کیتا ظاہر کر سمجھایا

لا یقبل شہادۃ من المبتدعۃ من لا یقول بالاجماع کالخوارج او باخبار الاحاد کالقدریۃ او القیاس کالشیعۃ صفحہ ۱۰۵۔ سطر ۹۔ عقد الجید۔ یعنی بدعتیوں کی شہادت قبول نہیں ہے۔ جو اجماع کا قایل نہو مثل خارجیوں کے۔ یا اخبار احاد کا قایل نہو جیسے قدریہ یا قیاس کا قایل نہو جیسے شیعہ (غیر مقلد بھی اجماع اور قیاس کے منکر ہیں۔ بدعتی ثابت ہوئے)

اکسو پنج صفحے دے اندر ناویں سطر کڈھاویں ۔۔ عقد الجید محدث صاحب دہلی والے پاویں
نہیں قبول شہادت جو ہے بدعتی شاہ فرماوے ۔۔ اجماع امت دے منکر خوارج روشن کر سمجھاوے
خبر احاد دا منکر جہڑا اوہ قدریہ اُس لکھیا ۔۔ تے منکر قیاس دا شیعہ جاتی سچا فرقہ لکھیا
ایہ تینوں فرقے سخت مخالف بدعتی پورے بھائی ۔۔ سوہنیاں خوب نشانیاں لکھیاں کیوں جی شرم نہ آئی
اجماع قیاس دا منکر بھاری ایہ وہابی ٹولا ۔۔ صحیح حدیثوں منکر ہو کے گھتیا انہاں رولا
پھر کرن احاد حدیثاں جو جو آئیاں جانو ۔۔ انہاں تناں گلاں اُتے پورا عمل کماون
جیکر اجے تسلی تیری پوری ناہیں ہوئی ۔۔ لے ہن تینوں ہور سناواں رکھ شرم کجھ لوئی

خیرات الحسان - مین حضرت ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اور کہا عبد العزیز نے ابو رواد سے کہ جو شخص دوست رکھے **ابو حنیفہ** رحمۃ اللہ علیہ کو پس وہ سنی ہے - اور جو شخص بغض رکھے اُن سے وہ بدعتی ہے - اور ایک روایت مین ہے کہ درمیان ہمارے اور درمیان لوگون کے **ابو حنیفہ** رحمۃ اللہ علیہ ہیں - پس جو شخص اُنکو دوست رکھیگا جانینگے ہم کہ وہ اہل سنت سے ہے - اور جو شخص اُن سے بغض رکھیگا جانینگے ہم کہ وہ **اہل بدعت** سے ہے - صفحہ ۱۴۷ سطر ۲ کتاب فتح المبین تصنیف مولانا مولوی محمد منصور علیخان صاحب مراد آبادی -

ابن حجر شافعی نے لکھیا وچ خیرات حسانی
عبد العزیز ابو روا دون آکھے صاف تے ظاہر
بغض جو رکھے نال اُنہان دے اوہو بدعتی بھارا
چوہان اماماں نال عداوت اِس ٹولے دی ہوئی
نال عداوت ضد کرینیدے مسئلہ اُلٹا اونہاں تھیں
لے ہین ہو سنا دان تینون اُستفون بہی اک چنگی

بارھوین فصل دے اندر لکھیا تاکر غذر بھاتے
سنی اوہ جو دوست رکھے امام اعظم نون ظاہر
اِس تقریرون ثابت ہویا بدعتی ٹولا سادا
پر نال امام اعظم دے بہتی ضد عداوت ہوئی
کرن توہین تحقیر اُنہان دی شرم نکمن اُنہان تھین
حضرت علی نہون پیشگوئی ایہ واہ واہ ننگی منگی

عن عبد اللہ ابن مغفل قال سمعت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول الا انبئکم برجل من کوفان بلدکم هذہ او من کوفتکم هذہ یکنی بابی حنیفۃ قد ملئی قلبہ علما و حکما و لتهلکن بہ قوم فی اخر الزمان الغالب علیهم التنا فر یقال لهم البنانیۃ - کذا فی الجواہر یعنے روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے - کہا سنا مینے امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما سے فرماتے تھے کہ کیا مین تمکو خبر نہ دون ...... کہ تمہارے اس شہر کوفان مین سے - یا تمہارے اس شہر کوفہ سے ہوگا ایک آدمی کنیت اُسکی **ابو حنیفہ** ہوگی - بیشک اُسکا دل علم اور دین کی سمجھ سے بھرا ہوا ہوگا - اور قریب ہے کہ اُسکی عداوت کے سبب سے ایک گروہ ہلاک ہوگا آخر زمانہ مین غالب ہوگا اُنپر ابو حنیفہ سے لوگون کو نفرت دلانا - اُنکو بنانیہ بولتے ہین -

عبداللہ بن مغفل وکولوں وچ خوارزمی آیا   حضرت علی رضی اللہ کولوں سنیا ایہ فرمایا
کیا خبر نہ دیوان نشان تائیں کوفہ شہر دے اندر   ہوسی مرد اک پیدا اوتھے خبر دتی پیغمبر
کنیت اُسدی ابوحنیفہ بزرگ مرد علامہ   علم تے دین دوہے نال اُسدا دل بھریا ہوگ فہامہ
تے آخر وچ زمانہ ہوسی لولہ اک نرالا   ہوگ ہلاک عداوت کر کے اُسدے نال کمالا
پر غالب ہوسی اُوہناں اُتے ابوحنیفہ کامل   نام بنانیہ اُس لولیدا نال وہابیاں شامل
طول نہ کر تحریر اپنی نوں اسے تشنیہ لکھی   عاقل نوں اک نکتہ کافی نہ کچھ مسئلے طے

قولہ

اِس آیت نوں پڑھ کے ایہ تقلید امام بناون   تقلید امام صاحب دی واجب آکھن نہ شرماون

قال اللہ تعالی۔ یوم ندعوا کل اناس بامامہم صفحہ ۱۸ سطر ۱۷ ۱۸

اقول

عام تقلید اس آیت کولوں ثابت کرن مفسر   جیسے پیر جیلانی کیہندی ہور تمامی اکثر
امام دے معنے پیشوا ہن ویکھیں لغت کتابان   روز قیامت سدیا جاوے ہر کوئی نال خطابان
یا حنفی یا شافعی کر کے لکھیا قادری والے   جیہ سواٹھ صفحہ نوں ویکھیں پہلی جلد کڈھالے

قولہ

صفحہ ۱۹ سطر ۱۷

کوئی حکم نہیں ہے جو نا بعداری کریو چاہاں اماماں   ایہ مفتریاں دا کوڑا دعوی کوڑیاں لیاں جاماں

اقول

واہ وا علم تے ذہن ذکائی نالے حافظہ کامل   اگے پچھے موہنوں جو نکلے اوہ نہ مننے قابل
دروغ گورا حافظہ نباشد مثل ایہ پوری ہوئی   اگا پچھا یاد نہ رہیا پہلے کی لکھ ہوئی۔
جو کجھ پہلے لکھیا اس نے اوہو لکھ وکھاوان   کوڑیاں نوں کجھ شرم جے آوے سے لکھیا آکھ سناوان

قولہ

اس آیت وچ حکم اماماں چوہاں تابعداری — صفحہ ۱۵ سطر ۱۹ تک وی تابع تناں چھوڑن مت اہناں دی ہی

اس آیت تھیں چوہاں اماماں تابعداری آہی — سوچ کرن تے سمجھن بھلی بات انصاف ایہا ئی

اقول

کیوں حضرت ایہ یاد نہ آئے بیت جو لکھے پچھے — جھوٹے ہون ایہ جیہنڑ بنہدی ویکھے اگ پچھے

قولہ

کل اناں بابا مہم اس آیت وچ داخل چارے — پھر ہکدا تابع تناں منکر شیطان جتے لارے

وا یہ دین تمامی سارا اندر چوہاں اماماں — باجھ چوہاں دے تابعداری جاہل کرے ایاناں

اقول

مڑ ہن اس آیت دے کولوں چوہاں تابعداری — آپے ثابت پیا کرنیدا ویکھو عقل اس ہاری

قایم عقل نہیں ہے ذرہ قدم قدم پر ڈھندا — آپے مقبل آپے منکر اک پر کھڑا نہ رہندا

کدی کہے نا تابعداری بے رسول دے کائی — کدیں کہے پھر تابعداری بادشاہاں بھی آئی

کدیں کہے پھر تابعداری کرنی چوہاں اماماں — کدیں کہے پھر حکم نہیں ہے تابعداری عاماں

واہ علمیت واہ دانائی واہ مزاج ٹکانے — وچ وچولے غوطے کھاون گندے لگ سجانے

پیشگوئی جو حضرت والی بابت عقل دے آئی — پوری ایہ شہادت ہوئی اس تو لیندی بہائی

قولہ

رب کہیا تو آکھ محمد اینہاں ہیو دان تائیں — مذہب میرا ابراہیمی اہیو آکھ سنا ئیں

قال اللہ تبارک و تعالیٰ قل اننی ھدانی ربی الی صراط مستقیم دینا قیما ملۃ ابراھیم حنیفا ط صفحہ ۲۰ سطر ۱۴-۱۵

اقول

سبحان اللہ تقلید جدا دے حضرت نے فرمائی
کہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیارے میرے لوکان تائیں ظاہر
اک لکھ کئی ہزار پیغمبر سب دا مذہب چنگا
اللہ ولون سب پیغمبر سدھا راہ لیاسے
اللہ کہیا حضرت تائیں مذہب ابراہیمی
کیوں مقرر کیتا رب نے چھڈ کے ہور پیغمبر
ایسے آیت کولوں ثابت مدعا اساڈا ہویا
حنفی مذہب اساڈا سچا ابراہیم حنیفوں
تسیں مقلد ابن حزم دے حافظ محمد والے
تفسیر محمدی وچ ست اٹھ آیتاں لکھیاں غلط حرفاں
غلطیاں ساریاں چھپے ویکھیں وچ نثر دے آیاں
زیر زبر تے پیش نہ لکھے مد تشدید نہ کائی
اوہ سب ذلیٹ کے پیاں اُستے مدعا ثابت ہویا
آپے لکھ تابعداریاں آپے منکر ہویا
کس آیت تھوں ثابت کیتا باجھ خدا رسولے
لے ہن ثابت کرکے دساں آیتاں نال حدیثاں

اِس آیت تھوں ظاہر ہوئی ایہہ تقلید الٰہی
ابراہیمی مذہب سیدھا صاف تے ظاہر
سارے دین قبول الٰہی فرق نہ ذرہ رنگا
کئی صحیفے ہور کتاباں اپنے نال لیائے
پکڑیں اک مقررہ کرکے اسلامی تعلیمی
دسیں گل ایہہ ظاہر ہوکے جے کجھ علم ہے اندر
ہے تقلید جو واجب تکدی حکم اللہ دا ہویا
لامذہباں نوں راہ نہ لبھے کرن گذارہ جیویں
اسیں مقلد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ دے کیتے رب حوالے
اپنے وڈے امام دے کولوں پاتاں نال قرآن
سولہاں ورقیاں اندر جو جو غلطیاں چھپیاں لالاں
حروف بہتیرے غلط لکھے ہن ویکھیں پا سلائی
عدم ثبوت تقلید دے کارن سارا مغز اُس کھویا
آپے ابراہیمی مذہب ثابت کرکے ردیا
ہور کسیوں منیوں ناہیں کہیا خدا رسولے
جو جو تابعداری کرنی نظر نہ پوے جیسیاں

ثبوت تقلید مذہب حنفی از آیات و احادیث و اقوال علما حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً

ا۔ آیت شریف قال اللہ تعالیٰ یوم ندعوا کل اناس بامامہم یعنے جس دن بلائینگے ہم سب لوگوں کو ساتھ

نام امام رہپیشوا ۲ انکے کے یعنے قیامت کو۔ سورہ بنی اسرائیل سیپارہ ۱۵

قیامت دے دن رب بلاوے ہراک بجاے تائین وچ تفسیر حسینی لکھیا حنفی ۔ شافعی کرکے	نام امام اسدے والے کے شک نہ مول لیاوین امام دے معنے پیشوا ہین ویکھین نعتان پڑھکے

۲ ۔ آیت شریف قال اللہ تعالی واجعلنا للمتقین اماما سورہ فرقان سیپارہ ۱۹ یعنے ۔ اور کر ہمکو واسطے متقیون کے امام یا پیشوا ۔

دوجی آیت اندر اللہ بندیان تھون کہلاوے	متقیان دا کرین اسانون پیشوا ہیں بتلاوے

۳ آیت شریف ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا ۔ سورہ نساء سیپارہ ۵ یعنے جو کوئی مخالفت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب کھل چکی اسپر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانون کی راہ کے سوا ہم اسکو حوالہ کرین وہی راہ جو اس نے پکڑی ۔ اور ڈالین اسکو دوزخ مین اور وہ بری جگہہ ہے ۔

جو کوئی کرے خلاف حضرت دا بعد ظہور ہدایت اللہ اسنون دوزخ اندر داخل کرے سفر اسلیے رستے چلین وہابی مسلمانان تون سارے	تے الٹے رستے مسلمانان تون چلے کرے شکایت دوزخ برا مکان عذابی شک نہ آنون ذرہ غیر مقلد لامذہب ہین کوڑے کرن بسارے

۴ ۔ آیت شریف ۔ قال اللہ تعالی ۔ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنے پوچھ لو یاد رکھنے والون سے اگر تم نہین جانتے ۔ سورہ انبیا سیپارہ ۱۷

پچھو اہل ذکر دے کولون جیکر تسین نہ جانو اہل ذکر ہین عالم ساڈے جو مقبول خلایق امام اعظم تے شافعی صاحب مالک حنبل چارے تقویۃ دے اندر لکھیا جو کتاب انہان دی	اللہ خود فرماوے سانون اسوچ شک نہ آنون اجماع امت دا اوہنان اتے جہڑے لایق فایق رحمۃ اللہ ہوس انہان تے دین دے جن تے تارے کڑھ وہابیان اوسے کولون جو چند جان انہان دی

ایہناں چوہاں تے کل امت دا ہے اتفاق پیارے	کر تقلید ایہناں دے وچوں اگدی رب سواری
دو سو چھ تے ست صفحہ نوں ویکھیں شک جے ہووے	میرے پاسوں ویکھ لویں جے تیرے پاس نہ ہووے

۵ آیت شریف - قال اللہ تعالی والذین یحاجون فی اللہ من بعد ما استجیب لہ حجتہم داحضۃ عند ربہم وعلیہم غضب ولہم عذاب شدید ۵ سورہ شوری سیپارہ ۲۵ اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہیں اللہ کی بات میں جب خلق اسکو مان چکے انکی دلیل پچلی ہوئی ہے اونکے رب کے ہاں اور اُپر غصہ ہے اور انکو سخت مار ہے۔

وچ قرآن شریف خدا نے ظاہر کر فرمایا	جھگڑا جہڑے لوگ اٹھاون جد خلقت آزمایا
من سنا کے خلقت ساری جس پر قایم ہووے	بعد اسدے جو جھگڑا پاوے دین اپنا اوہ کھووے
باطل کل دلیلاں اُسدیاں رب دے اگے ہویاں	غصہ ہور عذاب الٰہی ہوس اُنہاں نوں عیاں
ڈولانواں مطابق اسدے جھگڑا جیڑا پاوے	علما سلف خلف تھوں اپنا وکھرا پنتھ چلاوے

۶ آیت شریف - قال اللہ تعالی ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب اللہ ہم الغلبون سورہ مایدہ سیپارہ ۶ اور جو کوئی رفاقت پکڑے اللہ اور اُسکے رسول علیہ السلام کی اور ایمان والوں کی تو اللہ تعالی کی جماعت وہی ہونگے غالب

اللہ نبی تے مومناں سندا جو کوئی دوست ہووے	اوہو ہے جماعت ربی سب پر غالب ہووے
ہین مقلد اس آیت پر عامل فضل الٰہوں	غیر مقلد دشمن ہو کے ردے اس فرقے تھیں
غالب رہے مقلد ہر جا بجتاں وچ شامی	ایویں قیامت تائیں غالب رہسن اللہ حامی

۷ - آیت شریف قال اللہ تعالی - اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم سورہ نسا یعنے تابعداری کرو تم اللہ کی اور تابعداری کرو رسول کی - اور اولی الامر کی جو تمہارے بیچ ہیں ۔

تابعداری رب نبی دی اولی الامر بھی نالے	اللہ خود فرماوے کریو ہو و نہ شکان والے

اولی الامر علماوان تائین کہن مفسر سارے ، کامل مجتہدان جو گذرے خلقت ساری

۱۔ حدیث شریف ۔ لا یعتقد قلب مسلم علی ثلث خصال الا دخل الجنۃ قال قلت ماھی قال اخلاص العمل النصیحۃ لولاۃ الامر ولزوم الجماعۃ فان دعوتھم تحیط من ورائھم داری صفحہ ۴۲ یعنے نہین جمتا دل مسلمانون کا تین خصلتون پر مگر کہ داخل ہوتا ہے جنت مین ۔ کہا راوی نے کیا ہین وہ تین خصلتین ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے ریا عمل کرنا واسطے اللہ تعالی ۔ اور خیر خواہی احکام کی ۔ اور نہ چھوڑنا بڑے گروہ کو ۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہین دارمی اندر آیا ۔ ، تان خصلتان اُتے مسلم جس نے عمل کمایا

راوی پچھیا حضرت پاسون اوہ کہڑیان آہان ، حضرت نے مفصل کر کے تنے اوہ فرمایان

بے ریا عمل دا کرنان حکمان دی خیر خواہی ، بڑے گروہ تھین دور نہ ہونا ایہا فضل الٰہی

ایہ تن گلان جیدے اندر اُسنون مسلم جانی ، بڑے گروہ تھین دور وہابی ایسوچ شک نہ آنی

۲ ۔ حدیث شریف ۔ اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار ۔ مشکوۃ شریف صفحہ ۲۲ یعنے تابعداری کرو بڑے گروہ کی پس جو الگ ہوا بڑے گروہ سے وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا ۔

وڈے گروہ دی تابعداری حضرت نے فرمایا ، کر لو ایہ تاکید تسانون حضرت ہی وچ آیا

جو کوی بڑے گروہ وے پاسون دور ہووے اکوای ، دوزخ اندر سٹیا جاسی ہوسی کوڑا ناری

وڈا گروہ مقلدان والا ایسوچ شک نہ ذرہ ، غیر مقلد ناری سارے ثابت ہوا مقررہ

۳ ۔ حدیث شریف عن عرفجۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوا ھم رواہ مسلم مشکوۃ صفحہ ۳۱۲ یعنے عرفجہ سے ہے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے ۔ جو کوی آوے تمہارے پاس حالانکہ تم سب ہوا ایک شخص کے فرمانبردار چاہے یہ توڑے حکومت تمہاری یا پارے

حکومت تمہاری پس قتل کرو اُسکو۔

عرفجہ کرے روایت آکھے سُنیا حضرت پاسون ۔ جو کوئی آوے پاس تناں ٹے خواہے خاصون
ہوؤ تسین اک شخص وی تابع تداوہ آن بگاڑے ۔ توڑے اوہ حکومت تساں یا جماعت پھاڑے
قتل کرو اُس بندے تائیں جو ایہ فتنہ پاوے ۔ غیر مقلد ثابت اسھون ظاہر نظرین آوے

۴ ۔حدیث شریف۔ لا تسئلونی (یعنی) ما دام ھذا الحبر فیکم مشکوٰۃ صفحہ ۱۵ وبخاری صحیح
بخاری ۔ ابو موسی اشعری سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے
حق میں لکھا ہے یعنے نہ پوچھو مجھ سے اے لوگو مسئلہ جب تک یہ عالم (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہما) تمہارے بیچ ہے۔

امام بخاری ابو موسیٰ بھتون حضرتؐ وا فرمودہ ۔ عبد اللہ بن مسعود دے حق وچ لیا یاد آسودہ
مسئلہ کوئی پچھو ناہین میرے پاسوں یارو ۔ ایہ عالم ہے تساں اندر جد تک کم سوارو
حضرت آپ تاکید کیتی تقلید دی بابت بھاری ۔ غیر مقلد تسن ایتھون ہوئن صریح انکاری
حضرت دے زمانہ اندر سی تقلید ایہ جاری ۔ منکر ایس حدیثون ہوئے غیر مقلد ناری

۵ ۔حدیث شریف۔ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم یعنے فرمایا رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستارون کے ہیں جنکی تقلید کروگے ہدایت پاوگے تفسیر عزیزی وغیرہ

آن حضرتؐ فرمایا میرے کل اصحاب ستارے ۔ اوہناں وچون جس کسے دی کرو تقلید پیارے
پاوگے ہدایت اسھون سدھا رستہ ایہو ۔ منکر غیر مقلد اسھون ظاہر ٹولا ایہو۔

اقوال العلما

۱ ۔ شرح جمع الجوامع مین مولانا جلال الدین محلی نے لکھا ہے ۔ یجب علی العامی وغیرہ ممن
لم یبلغ مرتبۃ الاجتہاد التزام مذہب معین من مذاہب المجتہدین انتہیٰ ۔

یعنے واجب ہے عامی اور غیر عامی پر جو نہ پہنچا ہو درجہ اجتہاد کو التزام ایک مذہب معین کا مذاہب مجتہدین سے

واجب ہے تقلید اماماں ہر عامی دے تائیں	ہور غیر عامی جو مجتہد ان کے درجے پہنچیا ناہیں
اک مذہب وہی اسدے اُتے ہے تقلید ضروری	شرح جمع الجوامع اندر لکھی بات ایہہ پوری

۲ شیخ محی الدین نووی نے روضۃ الطالبین میں لکھا ہے۔ اما الاجتہاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد من ھؤلاء علی الامۃ ونقل امام الحرمین الاجماع علیہ۔ یعنے اجتہاد مطلق تو ختم ہو گیا ساتھ ایہہ اربعہ کے اور واجب ہے تقلید ایک کی اُن میں سے امت پر اور نقل کیا امام الحرمین نے اجماع اسپر۔

ختم ہویا اجتہاد جو مطلق نال اماماں چوہاں	کوئی برابر اُنہاں ناہیں علما کہا مذہب سوہاں
واجب ہے تقلید امت تے اک وہی اینہاں وچوں	امام حرمین نے نقل کیتا ہے اجماع اسدے اُتوں
جائز ناہیں مومن تائیں حنفی کدی کہلاوے	پھر شافعی مالکی حنبلی بنکے مسئلیاں عمل کماوے
وچ ترصیع کتاب دے لکھیا واضح کر سمجھاوان	فیصل قول تمامی ہوئے عربی لکھہ وکھاوان

۳ لا خیر ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض آخر یعنے نہیں بہتر ہے یہ کہ حنفی ہو بعض مسائل میں اور شافعی ہو بعض میں۔

ایہہ نہیں اچھا حنفی ہو کے بعضے عمل کماوے	تے بعضے مسئلیاں شافعی ہووے اوہ پھر اودہر جاوے
غیر مذہب دے عمل کماون اُس لئے اُسنتوں جاون	اجماع امت تھیں خارج ہوئے سدھے دوزخ جاون

۴ شرح عین العلم میں لکھا ہے۔ فلو التزم احد مذہبا کابی حنیفۃ والشافعی فلزم علیہ الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسالۃ من المسائل یعنے جسے لازم پکڑا ایک مذہب مثلاً مذہب ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا واجب ہے۔ کہ ہمیشہ اُسی مذہب پر رہے اور سوائے اُسکے کسی مسئلہ میں غیر کی تقلید نہ کرے

جنے اک مذہب پھڑے تائیں پھڑیا نال یقینے	حنفی ہو یا شافعی تائیں پھڑیا اندر سینے

واجب ایہی جو اوسے اُتے قایم رہے ہمیشہ ۔۔۔ واجب تائیں چھوڑ کرتے ہین ہین وہ اپیشہ

۵ تفسیر احمدی مین ہے اذا التزم مذہبا یجب علیہ ان یدوم علی مذہب التزمہ ولا ینتقل عنہ الی مذہب اخر یعنے ۔ جس مذہب پر التزام کرے تو چاہیے کہ مداومت کرے اسپر اور نہ پہر جاوے طرف دوسرے مذہب کی

تفسیر احمدی دے اندر لکہیا جس مذہب ہو وین ۔۔۔ رہین ہمیشہ اوسے اُتے قبر اندر جا سووین
اک مذہب نون چہوڑین ناہین دوجی ول نہ جاوین ۔۔۔ وانگون غیر مقلد ہوکے ہر ہر ول سنجا و ین
ہن واقف نہیں جو اجکل والا کے وچون آ یا ۔۔۔ مفتیان چار مذہب والیان جو کجہہ لکہہ پہنچا یا
تقلید شخصی نون اُنہان بزرگان ثابت کر سمجہایا ۔۔۔ جنہان دے حق قرآن حدیثان ولیان لکہہ فرمایا

۶ ۔ فتوی علماے حرمین شریفین زاد اللہ شرفہما ۔ انہ یجب علی المقلد الذی لم یبلغ درجۃ الاجتہاد فی زماننا ھذا تقلید واحد منہم وان التقلید الشخصی جائز بل مستحسن بل لازم علی القول المشہور عند الحنفیۃ والشافعیۃ رحمہما اللہ تعالی ۔ یعنے تحقیق واجب ہے مقلد پر جو نہین پہنچا درجہ اجتہاد کو ہمارے زمانہ مین تقلید ایک مذہب کی چارون امامون مین سے اور تقلید شخصی جائز بلکہ مستحسن بلکہ لازم ہے ۔ اوپر قول مشہور کے نزدیک علما حنفیہ اور شافعیہ رحمہم اللہ کے ۔

تقلید شخصی ہے واجب ہر نون ایس زمانے اندر ۔۔۔ حنفی شافعی مالکی حنبلی مفتیان مکے اندر
فتوی لکہہ پہنچایا ایہہ رحمت ہوس الہی ۔۔۔ دین ایمان اساڈا مکہ جنہان گل مکا ئی
بس کر لے تشریح اتھائین طول رسالہ ہووے ۔۔۔ بہت ہوئی تقلیدوی بابت غیر مقلد رووے

قولہ

قال علیہ السلام من وقر صاحب البدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام

ایہ آیت جان اٹھائیسوین بیلی وچ سیپارے آئی ۔۔۔ اہل بدعت دی ملی مالک مثل کیتے فرمائی

اقول

کدی حدیث تے کدی آیت آکھی ویکھو انت اساں ہی	بڈھے وارے عقل گوائی نظر بھی سٹھا مارے ہی
اہل بدعت تون ثابت کرکے پچھے مین دکھلایا	اجے بھی ہوئی تسلی ناہین شیطان خوب بہکایا

قولہ

صفحہ ۴۲ سطر ۱۲

جو کوئی اینہاں مسئلیاں دے وچ شک تے شبہ لیاوے	اوہ وچ دھبولی پاس میرے آ اپنا شبہ مٹاوے

اقول

عالم بھارا فاضل وڈا اوہ وچ مشہور رہیا نا ن	وچ دھبولی بنکے بیٹھا وانگون پاٹے خانا ن
عقل تہذیب نہ بات کرن دی دہقانی سب لکھیا	تون تون کرکے موہنوں بولے عالم خوب پڑھیا
سورہ ملک[۱] قرآن دے اندر لبھے ہرگز ناہین	چیلیاں تائین پچھے دسو کس سیپارے تائین
تفسیر حسینی پڑھ نہ سکے گیلن دے وچ بھائی	ہین علمیت ساری تیری ایس رسالیوں پائی
جو کوئی حق میزان دے تائین ویکھیگا اکواری	عقل علم سب ظاہر ہوسی نالے نظم بھاری
نس نسا کے شرم دے مارے جا دھبولی دے	کر کر یاد اُنہاں دیاں گلاں خلقت ساری ہسے

قولہ

دھبہ بندے ہین گھر دے اہل عیالاں ٹبر بھارا	چھ بیٹے تے دو مستوراں کیہا آن گذارا

[۱] ایک دفعہ ماہ اپریل ۱۹۱۸ء کی بات ہے کہ مین ایک سرکاری موضع پلہا چھچھر معروف روڑی مین گیا۔ مولوی سید قطب شاہ صاحب مصنف رسالہ کو مسجد مین بیٹھا ہوا پایا۔ سلام علیک کرکے بیٹھ گیا۔ مگر جواب سلام علیک کا نہ دیا۔ انکے پاس کتابین پڑی تھین ان میں تقویۃ الایمان بھی پڑی تھی۔ مجھے غیر مقلدی کا شبہ گذرا۔ یہ کتاب قابل عمل ہے۔ انہون نے کہا ہان کہ یہ کتاب آیت اور حدیث کے مطابق اور انہین کا ترجمہ ہے۔ تب مین نے نکالکر پوچھا کہ اسمین یہ جو لکھا ہے کہ ہر مخلوق خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے" کس آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے۔ تب کہا ہان نکالکر دکھا دیتا ہون لاؤ بھائی قرآن۔ قرآن شریف لایا گیا۔ تب اپنے شاگردون سے ارشاد ہوا کہ "نکلا دیکھئی سورۃ ملک کس سیپارہ مین ہے" مین نے کہا شاہ صاحب کیا آپ کو اتنا بھی معلوم نہین کہ سورہ ملک کس سیپارہ مین ہے۔ تب کہا کہ کیا مین کوئی حافظ ہون۔ مینے کہا کہ سورۃ ملک تو ناخواندہ بھی جانتے ہین۔ بلکہ ہر ختم درود و تعویذ پر پڑھی جاتی ہے۔ مگر یہ سچ کہ کبھی آپ نے اپنے مردگان کو کچھ پڑھکر بھی نہیں بخشا۔ تب سورہ ملک سے آیت ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا ھی تمور۔ نکالکر دکھلائی کہ اس آیت کا ترجمہ ہے۔ تب مینے کہا کہ سبحان اللہ آپ کی لیاقت پھر شام کو تفسیر حسینی کی عبارت نہ پڑھی جاوے۔ ایک تو علم نہین دوم رات کا وقت۔ تیسرے بھنگ کا شغل۔ جو مدعا دھبولی مین حاضر ہونے کا ہے۔ وہ کتاب حق المیزان کے نام سے ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ ایسے عالم جو خود جادۂ ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں دوسرون کے کیا شبہے مٹا سکتے ہیں۔ ع آنرا کہ راہ گم است کرا رہبری کند ۱۲ مصنف

بیٹیاں پنج تے بیٹے پنجے رل گذران سبھی ہوئے — لوگ دھبولی [illegible] ساڈی بہت کرن دلجوئی

نصف دھبولی گجر مالک نصف ارائیں بھائی — اوہ سب لوگ دھبولی والے لوگ مواخذ جان ابھائی

اقول

کس نے ٹبر تیرے بابت پچھیا دسیں یارا — شاید دل جاگیراں چاہے یا روزینہ بھارا

سارا ٹبر گن گن دسیں پتر دھیئاں رناں — گویا بنی مصیبت بھاری کرن گذارہ بناں

اہل عیالاں والا ایہہ لفظ مناسب آیا — معنے خوب بنے اس جاگہہ واہ واہ علم گوایا

گنناں دنیہاں تیک نہ آوے ہویا حسابی پورا — اتنا ں گنتا ہر کوئی جانے بھاویں انہاں مورا

لکھیا ہیں سنا دان تساں گن کے ویکھو بھائی — اونہہ وچ حساب [19] دے آون کوڑون ویہہ لکھیائی

ایہہ اٹھیہ بھی ہرگز ناہیں ادھا کوڑ رلایا — وچ دھبولی دس بندے دس جیویں تحقیق کرایا

اک آپ میاں جی دو مستوراں چار پتر تن دھیاں — ایہہ ڈہ بندے پورے ہوئے کوڑ بنایا ویہاں

اجکل گیہیں اندر بندے ستے جان مقرر — میں خود ویکھ ویکھا کے لکھیا شک نہ اسوچ ذرہ

ارائیاں گجراں دھبولی والیاں ٹبر گن سنایا — اتنیاں بندیاں جوگا آٹا کہہ سکے کوڑ بنایا

بے علماں سیحراں تائیں الٹا سبق پڑھایا — تے اونہاں وچ محدث بنکے پیسہ نکا کمایا

لفظ مواحد عمدہ لکھیا واہ املا [illegible] نرالا — ہیرجی انجھوں ثابت ہویا ڈاڈھا علماں والا

پھر نام بنامی گوجرا ائیں وچ کتاب لکھائے — موچی تیلی ڈھنے دھوبی پولی درج کرائے

ل۔ لکھا ہیں اے مصنف نے اپنے گھر کے لوگوں کا شمار کیا جیہیں لکھا ہے کہ بیس آدمی ہیں جنکی تفصیل بھی آنے لکھی ہے۔ کتاب رسالہ میں گھر کے آدمیوں کی تفصیل ... بالکل واہیات بات ہے تفصیل اس طرح پر لکھی ہے چھ بیٹے پہلے تھے لیکن پھر دوسرے بیت میں پانچ بیٹے اور لکھی ہیں گویا گیارہ بیٹے ہوئے۔ بیان ... تحقیقات ... مستورات ... بیٹے ... دختران ... کل ... آدمی علم ریاضی میں بھی خوب ملکہ حاصل ہے کہ بیس تک بھی شمار نہیں آتا۔ یہ ۱۹ انیس آدمی ہی جو لکھے ہیں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ موضع دھبولی میں ۱۰ آدمی موجود تھے۔ میاں قطب شاہ ایک۔ عورات ۲۔ پسر ۴۔ دختر ۳۔ کل ۱۰۔ فی الحال اس طرح پر ہیں مع نام میاں قطب شاہ۔ پسران۔ محمد شاہ عالم شاہ۔ عبد اللہ شاہ۔ ایک عورت۔ دختران ۳۔ کل ۷۔ یعنے ایک لڑکا احمد شاہ فوت ہو گیا۔ ایک لڑکی کی شادی ہو گئی۔ ایک عورت نکال دی گئی۔ اس حساب سے کل سات آدمی رہ گئے۔ زیادہ آدمی گھر کے لکھکر خرچ پورا کرنے کا بہانہ تھا خدا جھوٹ اور فریب سے بچا وے آمین منہ۔

جیہڑا ایہ خوشامد ناہین کرسے انہان لوکان ۔۔۔ آپ انکھون کھاندے لیکے جاندے کھا کے تو کان
رازق رب نہ جانا ہرگز جا دھبولی وسجے ۔۔۔ خرچ خوراک دی مدد اُنہان تہون منگے کھبتے سجے
کالو تجنشا نمبرداران نام موحدان و اسلے ۔۔۔ جا کے خوب بھٹایا اونہان وسنے سے کوڑ حوالے
سر مین زنان کڈھن چہرے سو بچیان کھبیڈن والے ۔۔۔ لوکان نون کی کرن ہدایت بے نکا جیان والے

قولہ

صفحہ ۶۶ سطر ۱۵

پنجوان نام موا عمدا اُسدا عمرالدین چھپائی ۔۔۔ خصلت اُسدی عمر محمد والی اسوچ شک نہ آئی
اُنہان ساریان شیریا نہان رلمل ہیکے نتا بکایا ۔۔۔ جو مولوی صاحب اہل عیال وڈیا اساتھے آیا
رلمل اُنہان صلاح بکائی ہووے کیوین گذارا ۔۔۔ ایہ گذارے باجہون ٹبر کیونکر پلسی رہبازا
اٹھ گھانو نہین گذارے بابت انہان ویوائی ۔۔۔ وہ وہ دین بہادر سارے وہ وا دین صفائی
سیھر شترل اُنہان کھیتی کارن اکٹھے کرسے بہائی ۔۔۔ ہر ہر پل دے پیچھے یک یک من ہر دیوسے بہائی
ہور لگر گو ہا پا ہتی وی کائی حاجت رہندی ناہین ۔۔۔ خدمت اندر فرق نہ کردے وہ وا دین بناہین

اقول

عمرالدین اسا ہین تائین حضرت نال رلایا ۔۔۔ نے خصلت نال محمد صاحب حضرت عمر ملایا

ف پنجوان نام الخ مصنف رسالہ حق المیزان نے پہلے اپنے گھر کے سب آدمی شمار کیے تھے اب سوہنے وجہبولی کے کل آدمی مرد (معلوم نہیں عورت کو کیون چھوڑ دیا) نام بنام اپنے رسالہ مسائل مین درج کیے ہین۔ اب اس جگہہ پر عمرالدین ایک شخص کو جو خصلت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ و نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشبیہ دے کر بلایا ہے جسکو مسایل طہارت البیدن نہ آدین اُسکی اسقدر تعریف ہو اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و اصحاب کبار کے نام مبارک پر درود شریف اور کلمہ تعظیم تک نہ لکھا جاوے۔ افسوس ایسے دین پر غرض اس سے محض اپنا گذارہ عیال غلہ و لکڑی بالن وغیرہ سے ہے۔ دین سے کوئی تعلق نہین ہے گویا باشندگان وجہبولی کے نام رسالہ مین درج کر کے ایک ورق پورا کیا۔ اور ان کو خوش کر کے اپنا گذارہ کیا رسالہ مسایل کے برعکس یہ کام کیا تھا۔ خدا کی قدرت سے آپ سے نام بھی اُلٹا حق المیزان رکھا گیا۔ الاعمال بالنیات۔ نام رکھنے کی تمیز نہیں دعوے مصنفی ۔ صفحہ ۱۲۳ سطر ۱۴ ۔

ایہہ حساب خدا خود ہویا توبہ ایس خیالوں
ڈھگیاں کٹن والے تائیں نال رسولؐ ملایا
دھیلی والے شیر ربانی گجھے ہور ارائین
وانگ اُنہاں دے خوب لاہیا گدڑاں شیر بنایا
اپنے مونہوں میاں مٹھو مولوی صاحب لکھیا
اٹھ گھماؤں زمین دے اُتے ٹبر پالیا سارا
ایسے خاطر اولی الامر بھی نمبردار بنائے
رب رازق دا نام نہ ہرگز جو ہے پالن ہارا
شیر بہادر نمبرداراں دتے لقب نہ بائی
مولوی صاحب نمبرداراں رازق خوب بنایا

شکر پچھے دین گوایا گونا چنگا لالوں
پھر حضرت عمرؓ دے نال ملا کے اپنا دین گنوایا
نائی ہور قصائی تیلی پولی ہور جھبائین
پر ایہہ لکڑ گوہا پاتھی جس نے کم بنایا
اہل عیال دا لفظ بھی اُسدے نال برابر لکھیا
شیر بہادر لقب اُنہاں دا تیا جہان گذاردا
کیوں جو ٹبر پالیا اُنہاں نالے اہل چلائے
اٹھ گھماؤں زمین دے اُسدا ٹبر پالیا سارا
ذرہ شکر نہ رب دا کیتا جو مالک زندگانی
ایہہ عقیدہ اچھا کیتا دین ایمان گوایا

فضل احمد ہن ختم کریں توں ایس سوالاں تائیں

کامل روہ ہویا ہور فرصت ہرگز زیادہ نا ہیں

بے تعداد الحمد للہ آکھاں اللہ مالک تائیں
شروع ختم ہین ایس رسالے نال وضو دی کیتا
منصف آپے سمجھ لین گے دیکھ دوہاں دے تائیں
تیراں سو اٹھ ہجری اندر ماہ ذی الحجہ ایہا لکھیا
ربا اساں طفیل محمد نال ایمان رکھیں
پہاں دے دھیاں بیویاں نالے دوست یار پیارے
ربا کریں ہدایت اُسنوں جو پڑھدا اس تائیں

جس نے ختم کرایا میتھوں ایس رسالہ تائیں
شاعر نہیں ہیں عاجز بندا محض للہ ایہہ کیتا
متعصب ہور تے ضدی جھگڑا پاندی کچھ نہیں
ختم کتاب کیتی ہین جس دن ہوئی مدد الٰہی
ماپے ہور استاداں بھاباں وچ بہشت پہنچائیں
امت کل محمد تائیں بخشیں بخشن ہارے
طفیل رسول کریم مبارک توں سدھا راہ چلائیں

لا الٰه الا الله دا کلمه پڑھ تمامی
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم دے ہو وو سلامی

بسم الله

رساله میزان الحق

به رد رساله حق المیزان تصنیف سید قطب شاه غیر مقلد ساکن حال موضع گیلن علاقه تھانه حجره ضلع منٹگمری من تصنیف حقیر پر تقصیر اضعف من عباد الله الصمد قاضی فضل احمد المتخلص به تسخیر ساکن قصبه شاه پور تحصیل پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور حال ڈپٹی انسپکٹر پولیس تھانه حجره ضلع منٹگمری عفی الله عنه

قطعه تاریخ منجانب مصنف رساله ہذا

ہو گئی تردید پوری پس باسم ذوالجلال
ہو گیا معلوم لامذہب کا سارا پول پال
ہاتف غیبی نے یه تاریخ دی تسخیر کو
منکروں وہابیوں کے منه میں آکے خاک ڈال

۱۳۰۸

مطبوعه مطبع مجتبائی دہلی ماه مارچ سنه ۱۸۹۴ء مطابق ماه رمضان المبارک سنه ۱۳۱۱ھ

ضمیمہ جھوکان چرمڑیان

اول حمد خداوند الکھ جو سبھنان دا سائیں جھوکان چرمڑیان ۱۰

پھر حضرت نبی کریم دے اُتے بہت درود پہنچائیں جھوکان چرمڑیان

یاران کُل اصحابان ہوراں دل دے نال صلاحین جھوکان چرمڑیان

اہل بیت دے نال محبت رکھ ہمیشہ تائیں جھوکان چرمڑیان

چار اماماں تابعداری اک پر عمل کمائیں جھوکان چرمڑیان

ولیان دا سردار جیلانی مشرق مغرب تائیں جھوکان چرمڑیان

کل ولیان نوں رحمتہ اللہ دولدے نال لگائیں جھوکان چرمڑیان

ولی مکمل مرشد پھڑکے ول دے بغل گوائیں جھوکان چرمڑیان

سنیں درجہ سبھ نوں منہ نہ مول بھوائیں جھوکان چرمڑیان

بنی نہ غیر مقلد ہرگز ہوویں نہ منڈیں رائیں جھوکان چرمڑیان

ستیاں وچ دھبولی رہیاں گیلن دے وچ ناہیں جھوکان چرمڑیان

کالو تحصیلستیان ساریان پیسے کماد کپاہیں جھوکان چرمڑیان

روڑھی وچہ حکیمی کرنی خبر اوہناں نوں ناہیں جھوکان چرمڑیان

نیم حکیمی جان دا خطرہ قبرستان بسائیں جھوکان چرمڑیان

نیم ملانے خطرہ ایمانے رکھن بے نکاحین جھوکان چرمڑیان

کرن غریب روپیہ ٹھگن کُشتے خام کھلائیں جھوکان چرمڑیان

نبض قارورہ دیکھ نہ جانن بھتیلا پھرن بھوائیں جھوکان چرمڑیان

گھوڑے وچ شکرانے لیندے فرق بجاری نا ہین جھوکان چرمڑیان

دیہہ فریب پنجاہ کڈھاون دے کے نام دوائیں جھوکان چڑھیان

اودسے راتیں مارجیون[ل] نون منہ نہ آپ وکھائیں جھوکان چڑھیان

داج بناون کارن اگلا کرن فریب ادائیں جھوکان چڑھیان

ایہو ویلا سنبھل جاؤ لوکان لوکان پیا سنائیں جھوکان چڑھیان

کرے گزارہ ٹبر سارا گوجراں تے ارائیں جھوکان چڑھیان

چنگی آس خدا دی رکھی دل تھیں پیا کورا ہیں جھوکان چڑھیان

اللہ کول حبیب الٰہی شاہ رسولاں پائیں جھوکان چڑھیان

نہیں برابر اُسدے کوئی مشرق مغرب تائیں جھوکان چڑھیان

رفع یدین آمین اوچی تھیں منع رسول کرائیں جھوکان چڑھیان

اخفی خفیہ لفظ حدیثاں وچ قرآنے پائیں جھوکان چڑھیان

امام اعظم دا مذہب جہڑا قایم قیامت تائیں جھوکان چڑھیان

حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپے اوس تے پائیں جھوکان چڑھیان

منکر ہو تقلیدوں ہووے کالا منہ کرائیں جھوکان چڑھیان

سواد اعظم تھیں خارج ہویا کھاسن اوس بلائیں جھوکان چڑھیان

ل اودسے راتیں مارجیون نون الخ ان ایام میں مسمی جیون حصہ دار موضع روڑی علاقہ تحصیل ضلع منٹگمری میں بعارضہ سل بیمار تھا قضاءً صاحب مصنف رسالہ ہٰذا کے معالج ہوئے (چشم بد دور آپ حکیم بھی جالینوس ثانی ہیں) اُسکو ایک قسم کا کشتہ روزمرہ دیا کرتے تھے۔ وہ بیمار بیچارہ روز بروز نحیف ہوتا گیا ایک روز کچھ زیادہ کشتہ دیا بیمار کو کچھ آرام ہوا۔ پہلی بھی ساٹھ ستر روپیہ لے چکے تھے۔ اُس روز شکرانہ میں اُس بیچارہ سے ایک گھوڑا ایک لنگی یا بوچھ لیا۔ وہ نمک سے تیسرے روز کہا کہ پکا علاج کرتا ہوں مگر ادویہ امرتسر لاہور سے ملیں گی مجھکو پچاس روپیہ دو تاکہ دوائی لے آؤں۔ مرتا کیا نہیں کرتا بیچارے جیون نے روپیہ پچاس ادویات کے واسطے دیدیے اسی رات وہ مرضی الٰہی سے فوت ہوگیا۔ حکیم صاحب جنازہ پر بھی نہ آئے جب جیون کے وارثوں نے پچاس روپیہ مانگا کہ وہ واپس کر دیں کیونکہ دوائی خریدی نہیں گئی۔ تب مولوی صاحب نے اُن کو انگوٹھا دکھلایا۔ اب تک وہ بیچارے روتے ہیں۔ یونانی حکمت کے وقت ہزار افسوس۔ حکیم صاحب کا جو حال سنا ہے وہ ناگفتہ بہ۔ دست شفا بھی آپ کا مشہور اور ضرب المثل ہے کہ جسکو آپ نے دست مبارک سے دوائی دی بس اُس نے اس جہان سے راہ سفر کی لی بقول شخصے

ربا فضل کرم تھین اپنے سدھے راہ چلائین جھوکان چپر مڑیان
وتی جدون ہدایت سانون پھیر نہ دل بھرائین جھوکان چپر مڑیان
درو وظائف مرشد والاول تھین ناہ بھلائین جھوکان چپر مڑیان
کلمہ ہووے نصیب اسانون منگوا ایہ دعائین جھوکان چپر مڑیان
فضل احمد نون فضل اپنے تھین بخشین وڈا گنائین جھوکان چپر مڑیان
طفیل حبیب نجیب اپنے دے نال ایمان چلائین جھوکان چپر مڑیان

تمت

تقریظ منجانب حقیر قاضی بدر الدین احمد فقیر اخی الاصغر حضرت مصنف رسالہ میزان الایمان سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس ملک آسام

اک رسالہ مشتہر ہے ہو چکا "حق المیزان" جس کی علمیت ہے ظاہر نام سے اسکی عیان
سبق لیتے آپ سے اگر وہ سعدی ہیں میان ہوتے گر سعدی و حافظ ابتلک زندہ یہان
پیرو نجدی سے لکھی یہ کتاب وا ہیات اور ظاہر کرتا ہے سنت جماعت کا ایمان
جو مسایل اس میں ہیں سارے وہ بالکل لغو ہیں نام کو تو لکھدیا ہے ہین باثبات قرآن
عدو ہے سنت کے پیرو و سکر اہل ہوا گالیان دے دے کے لوگون کو ہوئے سربر عیان
حاشیہ گیارہ صفحے تک لکھدیے ہین نام نام ہوتی ہے تہذیب اور تادیب جس سے کل عیان
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا پہلے ہے اُسنے دیکھ لو صلوٰۃ اور تسلیم کا بالکل نہین نام و نشان
لکھدیے ہین نام صحابون کے سارے الٹ پلٹ ہے یہی اظہار سنت اور جماعت کا نشان
اور لکھا نہ کلمہ تعظیم اُن کے نام پر ایسی گستاخی سے اللہ رکھے سبکو در امان

حضرت حسنین کا تو نام تک بالکل نہین ۔ ہاے بغض و کینے نے سب کچھ ڈبویا خانمان
ائمہ اربعہ سے دیکھو ضد ہے انکو کس قدر ۔ اہل سنت کا نہین ہرگز عقیدہ یہ میان
پیروی ابلیس کی ظاہر ہا ہے ہوتی جا بجا ۔ نام حضرت پیر جیلانی ہے لکھا ہم چنان
اپنے مرشد اور ہادی کا ہے لکھا نام یون ۔ حاشیے پر دیکھ لیجے جسکو سارے مہربان
چار سو سے کچھ زیادہ نام ہین لکھے فضول ۔ ہے مگر اس سے یہ مطلب ہوکے و مقبول جہان
عالمون کو طعن و تشنیع جو کرے باصد غرور ۔ اپنے ہی منہ پر پڑے تھوکے جو سوے آسمان
حضرت اعظم سے رکھتے ہین عداوت اسقدر ۔ غدر مین تھے کالے گورے جیسے در ہندوستان
جو ہوا نجدی کا پیرو اسکا یہ ہی حال ہے ۔ خود کو تحسین دوسرون کو دیتے ہین وہ گالیان
ایسے گندے منہ سے نکلین کب حدیث پاک صاف ۔ سچ گردانی کے بدلے ہے وظیفہ گالیان
اودھر بھی تقلید کے بارے مین اسکی قیل و قال ۔ اودھر کرنے لگ پڑے تعریف بس دہقانیان
ہن موحد کرتے ہو تعریف منبردار کی ۔ جز خدا توصیف کرنی ہے خلاف نجدیان
لکھتا ہے بلنے کو چھوڑا اور دھبولی مین گیا ۔ تھا میرے ہمراہ سارا گھر کا پورا کاروان
تھی موحد قریہ والے اور مین مونس ہوا ۔ بس لگی ملنے مجھو ان کے گھروں سے اطمینان
کچھ [illegible] راضی اور گوبر اور پاتھی بے حساب ۔ اور جلانے کے لیئے ملنے لگین وان لکڑیان
محبوب حق اور اسکے یارون کی نکچھ تعریف ہو ۔ اور توصیف دھبولی مین لکھی اک داستان
کیون نہوئے گا کون افضل انبیا سے سربسر ۔ ملتا ہے ہفتا دس غلہ جو قریہ سے میان
اس رسالے سے میان ایمان ظاہر ہوگیا ۔ عوض روٹی بیچے ایمان آیا تھا یہان
واہ لکھا تسخیر نے اسکا جواب باصواب ۔ ہین شواہد جسکے سارے اہل ایمان و قرآن
کردی ہے تسخیر نے تردید جسکی صاف صاف ۔ جس سے تقلید قرآن اور حدیثون کی عیان

منکروں کے منہ کے اوپر چوٹ لگ لگ جائینگے
ہوگا منکر کے لیے محشر میں کافی یہ نشان

تھے پہلے اہل ہوائی پھر بنے تلمیذ نجد
نیچری کر دیتی ہیں یہ نجدیون کو گریبان

گر پڑھی تاریخ ہوتی تم نے تو یہ جانتے -
تھے ہمارے ختم مرسل بھی اُٹھاتے سختیان

اُن پہ کافر پھینکتے تھے تلچھٹ و گوبر ہمیشہ
تھے مگر تیری طرح دیتے کبھی نہ گالیان

تھی تحمل بردباری حلم کی خصلت اُنھین -
اُن کے حق میں نیک کہتے بولتے نہ بد زبان

تھے اُٹھاتے سختیاں پر وہ نہ کہتے لفظ بد
قوم کے کافر تھے وہ اور ہم ہیں پھر بھی مسلمان

دوسرون کو کتے اور بیشرم کہتے بے حیا
تمکو ہو گر شرم ڈوبو چلو بھر پانی میں میان

فجر کے بھولے جو آوین گھر مین واپس شام کو
اُنکو کہتا ہی نہیں کوئی یہ ہین گم گشتگان

مان لو میری نصیحت آخری کہتا ہون میں
کان پکڑ توبہ بولو منہ سے سارے نجدیان

بس فقط اب تو تو کر تاریخ میں فکر بلیغ
اپنے اپنے عمل کا محشر مین ہوگا امتحان

دیکھی جب نسخہ بر نے تھی یہ کتاب واہیات
ہے نکالی قطب شاہ نے جسمین لمبی سی زبان

کاٹ دو بار اپنے سے تھی اُن کو عدیم الفرصتی
نیک رد دیدا اُس کی کرنے کا تھا بس اُنکو دھیان

گرچہ ہے مختصر سا اک رسالہ لکھ دیا
ہے تسلی بخش پھر بھی یہ جواب نجدیان

جیسا منہ ویسا طمانچہ ہے جواب باصواب
دیکھ کر کے ڈوب مرو صاحب "حق المیزان"

ہے نظیر اپنی رسالہ آپ ہین واللہ یہ
دیکھ کر تحسین کہین گے ہندی پنجابی میان

تاریخ مین میزان حق کے یہ ندا آئی فقیر

۱۳ — ۸ — ۰

ہے یہ میزان صداقت توبہ کیجے نجدیان

تقریظ

باسمہ سبحانہ ۔ فقیر نے رسالہ حق المیزان مولفہ سید قطب شاہ مطبوعہ مطبع قیصری جالندہر دیکھا جسمین مولف نے
صفحہ ۱۳ تک عقد الجید کی عبارت بطور اپنی تصنیف کے نقلکر کے صفحہ ۱۴ سے ایک ایک بیت حمد وصلوۃ کے
بعد مقلدین مذاہب ائمہ اربعہ کو جو عرباً عجماً کل اہل اسلام خواص وعوام گذرے اور موجود ہین صدہا گالیان دیکر
اُن کی تکفیر تک نوبت پہنچائی ہے (ٹولہ مقلد یان دا گھڑ دین شرع نکالی گھر دی) (دین نبی بدلایا) (انکار
قرآن حدیثان کردے) (مقلد یان دا ٹولہ وانگ یہودان کرے خرابی) (بے انصافی ضدی) (سنت رسولون
اینویں نسن جوین لاحول شیطانون) (شرم نکرن منہ کالے) (جاہل ضدی) بازی) علی ہذا القیاس بہت
ہی خرافات لکہی ہے ۔ اور جواب اسکا رسالہ ہذا موسوم بہ (میزان الحق) مولفہ محب دینی مخلص یقینی منصور بعون
اللہ الصمد قاضی فضل احمد سلمہ اللہ الاحد کا بہی دیکھا واقعی جو کچہ لکہا ہے غیرت دین کی رو سے لکہا ہے جواب
خوب دندان شکن دیے ہین جس شخص کو منصبی کامون کے ادا سے بہت ہی کم فرصت ہو ۔ اور پہر اس فرصت کو
اپنے ذاتی کامون سے بچاکر تائید دین متین پر صرف کرے تو اسکو خدا ے غفور شکور ہی جزاء خیر دارین مین عطا
کرے ۔ اور منتہاے تمنا تک پہنچائے آمین یا رب العلمین ۔ اب فقیر بہی حصول ثواب کی نیت سے رسالہ حق المیزان
کی تہوڑی سی تردید کر دیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس رسالہ مین بجا بجا ہے متعددہ تقلید شخصی کو شرک وکفر تک پہنچایا
ہے ۔ جیسے دوسرے دین دریدہ غیر مقلد بہی ایسا ہی لکہتے ہین اور پہر یہ بہی تسلیم ہے کہ حرمین محترمین زادہما اللہ
سبحانہ حرمتہ وتکریما مین یہ تقلید رائج ہے ۔ چنانچہ چارون مصلے موجود ہین ۔ جیسا کہ رسالہ مردودہ کے صفحہ ۱۴۱
مین بہی اسپر اقبال ہے ۔ اب یہ ان لوگون کا بعضے صریح احکام قرآن وحدیث سے صاف انکار ہے یعنی
قرآن مجید مین فرمان ہے قل جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید انتہی ترجمہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہد و آیا
دین سچا اور جہوٹ کسی چیز کو پیدا نہین کرتا اور نہ پہیرتا ہے صحیح بخاری مین فتح مکہ اور کتاب تفسیر مین مروی
ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ شریف کے گرداگرد بتون کو اپنی چہڑی سے لگاتے

اور فرماتے - جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا جاء الحق ومايبدئ الباطل ومايعيد

انتہی مترجما - پھر مشکوۃ مین صحیح مسلم سے روایت ہی کہ آپ نے فرمایا بیشک شیطان ناامید ہوا اس سے کہ

جزیرہ عرب کے مسلمان اسکی پرستش کرین - ولیکن مسلمانون کو باہم جدال وقتال کی برانگیخت مین ہے انتہی

مترجما - اور مرقات مین امام مالک علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ جزیرہ عرب مکہ مدینہ یمن ہے - اور مجمع البحار مین

امام شافعی علیہ الرحمۃ سے لکھا ہے کہ جزیرہ عرب حرمین و یمامہ ہے - پس قرآن و حدیث سے ثابت ہوا کہ حرمین

شریفین زادہما اللہ تعالی شرفاً مین شرک نہوگا - پس تقلید شخصی کو حرام و شرک کہنے والے خود قرآن وحدیث

کے منکر ٹھہرے - چنانچہ فقیر نے اس امر کو رسالہ نصرۃ الابرار فی جواب الاشتہار مین بسط کے

ساتھ لکھا ہے - پھر اسی رسالہ کے صفحہ ۱۷ مین آیت انما یفتری الکذب الذین لا یومنون کے نیچے لکھا ہے

ایہ آیت وچ سیپارے چودہوین حکم خداوا آیا	مفتریان نون رب تعالی کافر خاص بنایا
کافراندر دوزخ جاسن ہنی اینوین فرماوے	جو کوئی جھوٹی بات افترا سیتے فرمے لاوے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - من كذب علی متعمدا فليتبوا مقعدہ فی النار - انتہی بلفظہ - اب

قطع نظر اس سے کہ آیت اور حدیث کو غلط لکھا ہے - مگر یہ بات سچ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر

جھوٹ باندھنے والا دوزخی ہے - اب سنیے کہ اسی رسالہ کے اخیر صفحہ ۳۲ کے حاشیہ پر العبد مصنف رسالہ

ہذا سید قطب شاہ کے اوپر ایک حدیث لکھی ہے جسکا پہلا فقرہ یہ ہے قال علیہ السلام من ضیع

سنتی حرم علیہ شفاعتی - اور اخیر فقرہ یہ ہے - من انکرہ سنتی فقد کافر سو پہلا فقرہ بھی صحیح

حدیثون اور عقاید اسلام کے برخلاف ہے - کیونکہ صحیح حدیث بخاری وغیرہ مین وارد ہے اسعد

الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قبل نفسہ یعنی بڑا سعادتمند

لوگون مین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جس نے لا الہ الا اللہ کو اپنے

دل سے خالص ہوکر کہا - کذا فی تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار - اور عقاید کی کتابون اور دوسری

کتابوں میں مرقوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ کی طرف روانہ کئے ہوئے لوگوں۔ اور دوزخ کے کنارہ پر پہنچے ہوئے اور دوزخ ہوئے لوگوں کی شفاعت کرینگے۔ اگر دوسری کتابوں پر دسترس نہو تو اسی اوپر کی حدیث کے فایدے میں تحفۃ الاخیار مولوی حزم علی موحد میں ہی دیکھ لین کہ ایسا لکھا ہے۔ پس یہ کب راست آوے گا کہ سنت کے ضایع کرنے والا مسلمان گنہگار محروم الشفاعۃ ہو جاوے۔ پھر پچھلا فقرہ تو یہ ہین الفاظ ہرگز ہرگز حدیث حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے اور صحت کو پہنچا ہے کہ کلمہ پڑھنے والے گنہگار کی تکفیر سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ہٹایا اور دھمکایا ہے جیسا کہ مشکوۃ میں ابو داؤد سے آیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ تین کام جڑ ایمان کی ہے پہلا الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل پس اہلسنت گنہگار کو کافر نہیں کہتے۔ خارجی جن کی شاخ اتباع عبد الوہاب ہین یہ ضرور گنہگارون کو کافر کہدیتے ہیں۔ اب واضح ہوا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا ایسے ہی لوگون کا خاصہ ہے یہ مصنف رسالہ حق المیزان تو بیچارہ نہایت کم علم آدمی ہے انکے بڑے مجتہد العصر حافظ محمد لکھوی نے اپنی پنجابی بولی کی کتابون مین بھی کئی سخت افترا کئے ہین جیسا کہ حدیث جو ثابت تھا اسکو موضوع بنا کر تفسیر محمدی وغیرہ مین لکھدیا ہے۔ اور دیہاتیون کی نمازون کو خراب برباد کیا۔ باوصفیکہ تین سال سے انکو اطلاع دی گئی۔ رسالہ ظہور الحق فی احتیاط الجمعہ مین اخیر مشتہر کیا۔ مگر انکو خوف خدا دامنگیر ہوا کہ اپنے مقلدون کو اس سخت غلطی سے متنبہ کرتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وکفی باللہ شہیدا واللہ ہو الموفق للصواب ہو اعلم بلا ارتیاب

نمقہ الفقیر محمد ابو عبد الرحمن غلام دستگیر الہاشمی القصوری کان اللہ لہ فی شہر ربیع الآخر ۱۳۰۷ھ بقلم خود

قطعہ تاریخ از حکیم نور محمد بن مولوی حکیم محمد بخش صاحب مدظلہ پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور جائنٹ ایڈیٹر رسالہ انتخاب الحکمت بقلم خود

فکر کی تاریخ کی تحریر کی	میں نے جب دیکھا اسے خوشخط عجیب	یہ نرالے ڈھنگ کی تسطیر کی	کیا عجب تقریر ہے تحریر کی